بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

الأربعین

فی مناقب سید الأولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(عربی، انگریزی اور اردو میں چالیس احادیث)

(بموقع: 12 روزہ جشن میلاد النبی ﷺ کانفرنس 1441ھ م نومبر 2019ء)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ترتیب وتہذیب

حافظ شاہ سید خلیل اللہ بشیر اویس بخاری

فاضل جامعہ نظامیہ، ایم۔اے، ایم۔فل و پی۔ایچ۔ڈی ریسرچ اسکالر عثمانیہ یونیورسٹی

اسسٹنٹ ڈائرکٹر ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر، حیدرآباد دکن۔انڈیا۔9885775719

زیر اہتمام

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر، حیدرآباد

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	الاربعین فی مناقب سیدالاولین والاخرین ﷺ
تالیف	:	حافظ وقاری سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس بخاری
پہلا ایڈیشن	:	ربیع المنور ۱۴۲۹ھ مطابق مارچ 2008ء
سالِ اشاعت دوم	:	ربیع المنور ۱۴۴۱ھ، مطابق نومبر 2019ء
سرورق	:	مولانا ڈاکٹر حافظ وقاری سید شاہ مرتضیٰ علی صوفی قادری
کمپیوٹر کتابت	:	سید عبدالمغنی ارشد، **9391266257**
طباعت	:	ایس کے پرنٹرس
ناشر	:	ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
قیمت	:	**50/-**

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

کتاب ملنے کے پتے

۱ سید شاہ سعداللہ بشیر انس، بیت البرکات، 19-3-703/A/8/2/A شکر گنج، حیدر آباد۔ فون نمبر: 9030540219

۲ دکن ٹریڈرس، مغلپورہ، حیدر آباد۔ 24521777, 24562203۔

۳ ادارۂ قرآن فہمی، مسجد سید شاہ فیض اللہ حسینیؒ شکر گنج، حیدر آباد۔ فون: 9885775719

۴ مدرسہ حفاظ انجمن احیاء دین' قاضی پورہ، شاہ علی بنڈہ روڈ، حیدر آباد

۵ جامعہ انوار القرآن' حکیم پیٹ' فون: 9848313768

۶ مسجد ظہور شاہ' محمد مختار خاں۔ محمد عبدالحنان' 9966076830

۷ مولانا منظور احمد' مسجد حویلی منجلی بیگم، شاہ علی بنڈہ۔ فون: 9985354250

۸ خانقاہ نقشبند ابوالفداء، محبوب نگر، فون: 8978822996

فہرس

1	مُقدمہ	حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مصطفیٰ شریف صاحب مدظلہ
2	تقریظ	حضرت مولانا حافظ وقاری مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی قادری صاحب مدظلہ
3	مُقدمہ	حضرت مولانا سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر صاحب مدظلہ
4	حرفِ مرتب	حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس بخاری

5	نسبِ پاک ﷺ	17
6	بشریتِ مصطفیٰ ﷺ	21
7	اختیاراتِ حبیب رب العالمین ﷺ	25
8	علمِ غیب حبیب کبریا ﷺ	31
9	حیاۃ النبی ﷺ	40
10	معجزاتِ باھرۃ	45
11	ختمِ نبوت	57
12	درودِ پاک بر مصطفیٰ ﷺ	61
13	شفاعتِ کبریٰ	65
14	توسل بالمصطفیٰ ﷺ	70
15	قاسم کونین ﷺ	77
16	حبِّ نبی ﷺ	81
17	التبرک والتوسل بالاثار المبارکہ	85
18	افضلیتِ مصطفیٰ ﷺ	90

ابو الفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مقدمة

حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مصطفیٰ شریف صاحب مدظلہ العالی
پروفیسر وسابق صدر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ الطیبین الطاہرین وصحبہ الاکرمین اجمعین وبعد۔

”الاربعین فی مناقب سید الاولین والآخرین“ چالیس منتخبہ احادیث شریف کا ایک حسین وجمیل گلدستہ ہے جسکو مکرمی سید شاہ خلیل اللہ بشیر زید اقبالہ نے مرتب کیا ہے۔ ”اربعین“ ایک ایسا عدد ہے جسکو قرآنِ کریم اور احادیث شریفہ میں کرّات و مرّات مذکور ہونے کی سعادت حاصل ہے اور صوفیا کرام کے نزدیک یہ عدد ایک اہم اصطلاح کا مقام پالیا ہے جیسا کہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ نے اپنی تصنیف منیف میں اس پر تین باب مدون کئے ہیں۔ جن میں پہلا باب کا عنوان ”فی خاصة الاربعينية التی يتعاهد الصوفية “ ہے اور دوسرا باب بعنوان ”فی ذکر فتوح الاربعينية “ اور تیسرا ”فی کیفية الدخول فی الاربعينية“ کے تحت مذکور ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے مرحلہ سے لیکر حضور پرنور شافعِ یوم النشور کے ظہورِ قدسی تک کے تمام دہور وشہور میں ”الاربعین“ کے جلوے دیکھنے کو ملیں گے۔ اربعین کا ایک تعلق نظری ہے جبکہ دوسرا عملی، اربعین کا عملی۔ اربعین کے عملی پہلو کے جلوے قرآنِ کریم

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

میں تین مقامات پر دیکھنے کو ملیں گے۔اولاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہِ طور پر کلام الٰہی سے مشرف ہونے سے قبل چالیس دن کا چلہ کشی کرنا ، ثانیا بنی اسرائیل کا تیہہ کی وادی میں چالیس برس تک مقیم رہنا اور ثالثا چالیس برس کی عمر کو پہنچ کر آدمی کو یہ دعا کرنا کہ ''رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَكَ''۔

حدیثِ شریف میں اربعین کی عملی وابستگی پر جو بشارت آئی ہے اس پر شاید ہی کوئی کم نصیب ہو جو اس پر عمل نہ کرے۔فرمان رسولِ مکرم ﷺ ہے ''من اخلص اللّٰہ اربعین صباحا ظهرت ينابيع الحكمة من قلبه ولسانه ''رواہ ابونعیم بسندِ ضعیفٍ عن ایوبؓ۔جو اللہ تعالیٰ کیلئے چالیس دن تک اپنے آپ کو وقف کردے تو اسکے قلب ولسان سے حکمت کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں۔پھر اربعین کی نظر میں اہمیت کے دو زاویے ہیں،ایک کا تعلق تحریر سے دوسرا کا تعلق حفظ سے ہے۔

جو امتی مغفرت کی امید میں چالیس احادیث کو جمع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بخشدے گا جیسا کہ کنز العمال میں مذکور ہے حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

''ومن كتب عنى اربعين حديثا رجاء ان يغفر الله له غفر له (کنز العمال)'' جو امتی چالیس احادیث کو یاد کر لیتا ہے اس کا مرتبہ تو اتنا بلند ہوگا کہ دوسرے لوگ دیکھ کر حیرت زدہ ہو جائیں گے۔ارشاد نبوی ہے:

من حفظ على امتى اربعين حديثا من امر دينها كتب فى زمرة العلماء وحشر فى زمرة الشهداء وكنت له يوم القيامة شافعا وشهيدا وقيل له ادخل من اى ابواب الجنة شئت (الاربعین للعلامۃ النووی)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ترجمہ! میری امت میں جو شخص امر دین سے متعلق چالیس احادیث یاد کرے گا تو اس کو علماء کے زمرے میں داخل کیا جائے گا اور اس کا حشر شہداء کے ساتھ ہوگا اور قیامت کے دن میں اس کی گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا اور اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔

اربعین کی اسی عملی ونظری اہمیت وفضیلت کے پیش نظر صوفیاء کرام جہاں چلوں کا اہتمام فرماتے ہیں وہیں علماء کرام چالیس احادیث مختلف عنوانوں پر جمع کر کے فلاح دارین کا سامان اکھٹا کر لیتے ہیں۔ ویسے تو اربعین کے نام سے حدیثِ شریف میں چھوٹی بڑی کئی کتابیں ترتیب دی گئیں ہیں لیکن جو شہرت ومقبولیت علامہ نووی قدس سرہ کی اربعین کو حاصل ہوئی وہ اہلِ علم پر مخفی نہیں ہے۔ بہرحال حدیث شریف کے تتبع میں اور اسلاف کرام کی تقلید میں اس رسالہ کو مرتب کر کے عزیزم سید شاہ خلیل اللہ بشیر نے بھی ''الاربعین'' کے جلیل القدر مرتبین کی فہرست میں اپنا نام درج کروالیا جس پر میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب کو قبولِ عام عطا ہو۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین۔ اور جہاں تک اس کتاب کے محتویات کا تعلق ہے یہ تو اسکے عنوان اور پھر اسکی مشروحہ فہرست سے واضح ہے۔ یہ کتاب کمیت کے لحاظ سے جتنی مختصر ہے اپنے مشتملات کے اعتبار سے اتنی ہی اہم ہے یہ دراصل اھل السنۃ والجماعۃ کے معتقدات حقہ کی ترجمانِ صادق ہے، اب بھی امت میں ایسے افراد اور جماعتیں ہیں جو علنا یا سرا توسل کے خلاف ہیں بعض آپ کے معجزات کا منکر ہیں بعض کو علمِ غیب پر اعتراض ہے یہ مختصر کتاب ان سب کا مسکت جواب ہے۔ اس کتاب میں جو احادیث شریف جمع کئے گئے ہیں ان کا تعلق عظمتِ رسول اور حبِ رسول سے ہیں جو

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

عناصر بلکہ روحِ ایمان ہیں۔کوئی امتی حلاوتِ ایمان سے اس وقت تک متلذذ نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنی جان ومال واولاد سے زیادہ حضور سے محبت نہ کرے جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے"لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین"

میرا یقین ہیکہ اس کتاب کا مطالعہ ایمان کو جلا نصیب کریگا اور حبِ نبوی سے دلوں کو سرشار کردیگا۔

خادم لغۃ القرآن الکریم

محمد مصطفیٰ شریف عفی عنہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

تقریظ

از......حضرت مولانا حافظ وقاری مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی صاحب مدظلہ العالی،
نائب شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی حبیبہ سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ الاکرمین الافضلین ومن احبھم وتبعھم باحسان الی یوم الدین اجمعین۔ اما بعد۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو فضائل وکمالات، مناقب ومعجزات، دلائل وآیات ،ہر جہت سے تمام انبیاء کرام ورسل عظام میں برتری وفوقیت مرحمت فرما کر بے مثل وبے مثال پیدا فرمایا۔ساری خلقت کی ہدایت ورہبری کیلئے رحمت مطلقہ، عامہ، وشاملہ تامہ وکاملہ بنا کر مبعوث فرمایا، آپ کی ذات ستودہ صفات کو ہر قسم کے عیب ونقص سے پاک ومنزہ پیدا فرما کر اپنی توحید وعظمت اور اسلام کی حقانیت وصداقت کی دلیل قرار دیا۔اللہ تعالیٰ نے جن عظمتوں ورفعتوں سے آپ کو سرفراز فرمایا ہے انکو قلب وباطن سے مانے بغیر کوئی شخص صاحبِ ایمان نہیں قرار پاسکتا کیونکہ کلمہ طیبہ میں حق تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے متعدد اسمائے مبارکہ سے اسم رسالت ''محمد''، صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو شامل فرما کر اس حقیقت کو واضح فرمادیا کہ عظمتِ رسالت کو تسلیم کرنے سے پہلے آپکی شانِ محمدیت کو ماننا ضروری ہے۔

موجودہ حالات میں حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی شان وعظمت

ابو الفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ورفعت وجلالت کے خلاف کچھ ناپاک لوگ اپنی دریدہ ذہنی کا مظاہرہ کررہے ہیں ۔ بطورِخاص نوجوانوں کواپنے دامِ فریب میں لے کر دین کے نام سے نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی ذات مقدسہ سے دورکررہے ہیں ان پر حقائق کوواضح کرنا امتِ مسلمہ کی عظیم ذمہ داریوں میں سے ہے چنانچہ اسی جذبہ کےتحت عزیزالقدر مولانا حافظ وقاری سید شاہ خلیل اللہ بشیراویس صاحب حفظہ اللہ، فاضل جامعہ نظامیہ وایم ۔اے جامعہ عثمانیہ نے کتبِ صحاح وسنن کے حوالہ سے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کےفضائل وکمالات سے متعلق مختلف موضوعات کے تحت چالیس احادیث شریفہ کوجمع فرمایااورنہایت آسان وعام فہم زبان میں آداب رسالت علی صاحبہ الصلاۃ والتسلیم کی رعایت کےساتھ ترجمہ فرمایا

موصوف کی یہ خدمت فی الواقع لائق صد تحسین ومشکورو ماجورہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مولف کواپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے صدقہ وطفیل دینِ متین کی بیش ازبیش خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے اس کتاب کوتمام اہلِ ایمان کیلئے سرمایہ سعادت ونجات بنائے۔آمین بجاہ سیدناطہٰ ویسین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین ۔والحمدللہ رب العالمین۔

فقط   شرح دستخط

سید ضیاءالدین نقشبندی

۱۴۲۹/۲/۲۸ھ۔۲۰۰۸/۳/۷ء

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مقدمہ

حضرت مولانا سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر بخاری صاحب مدظلہ

خلیفہ حضرت ابوالفداؒ و بانی ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر، حیدرآباد

حضور رحمت للعالمین، خاتم النبیین، امام الانبیاء والمرسلین، حبیب رب العالمین، محسنِ انسانیت، سرورِ کائنات، رسول الثقلین، رونقِ بزم جہاں، نبی رحمت، شافع یوم منشور، خلاصۂ کائنات، فخر دوعالم، حضور پرنور، نورِ مجسم، سرورکون ومکاں، جان دوعالم، وجہہ تخلیق کائنات، مکین گنبدِ خضراء، سرورانس وجاں، صاحب البراق والمعراج، شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ، صدرالعلیٰ، نورالھدیٰ، مصباح الظلم، صاحب الجود والکرم، افضل الانبیاء، تاجدار دوجہاں، آقائے کل مولائے کل، انیسِ بے کساں، آمنہ کے دلارے، حق کے پیارے، سیدالابرار، زین المرسلین الاخیار، گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے، صاحب الوسیلہ والفضیلہ، عظیم الشان مرتبہ کے مالک، جن کو اللہ مقام محمود پر پہونچائے گا، معراج پاک میں براق پر سفر فرمانے والے، ساری کائنات کی طرف مبعوث کئے جانے والے، ورفعنا لک ذکرک کی شان والے، فلنولینک قبلۃ ترضٰھا کی عظمت والے، وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین جن کا مرتبہ اعلیٰ، جن کا وجود باعثِ رحمت، مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء ومرسلین کی امامت فرمانے والے، بنی آدم کے سردار، لواء حمد جن کے ہاتھ میں ہوگا، جو بشیر بھی ہیں نذیر بھی ہیں، عرش کے مالک، فرش کے مالک، سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والے، سب سے زیادہ جن کی تصدیق کی گئی، تمام انبیاء میں سب سے زیادہ معجزات جن کو عطا کئے گئے، جن کیلئے ساری زمین مسجد اور ذریعہ طہارت بنادی گئی، جن کے دستِ مبارک میں زمین کے

خزانوں کی کنجیاں دیدی گئیں بلکہ خزانوں کا مالک ومختار بنادیا، ہر فرد اور ہر مخلوق کیلئے باعثِ رحمت، جن کو اللہ نے اپنے دو اسماء رؤف اور رحیم سے متصف فرمایا، جن کی اطاعت کو اللہ نے اپنی اطاعت فرمایا، جن کی اتباع پر اللہ نے اپنی محبت کرنے کا وعدہ فرمایا، جن کو شاہد، مبشر، نذیر بنا کر بھیجا اور روشن چراغ بنایا، اللہ نے جن کے شہر مکہ کی قسم کھائی، اللہ نے جن کی عمر شریف کی قسم کھائی، جن کی خاطر عذاب الٰہی کو اٹھالیا، جن کے کنکریوں کے پھینکنے کو اللہ نے اپنی طرف منسوب فرمایا، جن کو معراج شریف میں اپنا دیدار کروایا، جن کے خلق کو خلقِ عظیم کہا، جن کے نور کو سب سے اول پیدا کیا، جن کے اسم مبارک کو اپنے اسم مبارک سے ملادیا، جن پر اللہ اور اس کے تمام فرشتے درود بھیجتے ہیں اور مومنوں کو حکم دیا کہ وہ بھی اچھے سے اچھا درود وسلام بھیجیں، دیگر انبیاء کے نام لے کر پکارا اور جن کا نام لے کر نہیں پکارا، جن کے پسند کردہ قبلہ کو اللہ نے قبلہ بنادیا، جن کے ذکر کو بلند فرمایا، حوضِ کوثر عطا کیا، جن پر تمام نعمتوں کی تکمیل فرمادی، جن کے دین اسلام سے اللہ راضی ہوگیا، جن کا شرح صدر کیا گیا جن کی امت کو دین کی آسانیاں عطا کی گئیں، سہولت فرائض عطا کئے گئے، جن کیلئے سکینہ نازل کیا گیا، جن کیلئے جبرئیل کو خادم بنایا گیا، جن کو قرآن کریم اور سبعِ مثانی دی گئی، جن کی خاطر پچھلی امتوں کی سختیوں کو دور کردیا گیا، جن سے بے زبان جمادات نے کلام کیا، جنھوں نے مردوں کو زندہ کیا، جنھوں نے چاند کو شق کیا، جس نے ڈوبے ہوئے سورج کو واپس کیا، جن کی انگشت ہائے مبارکہ سے پانی کے چشمے بہہ نکلے، جن کے دستِ مقدس کی برکت سے تھوڑا کھانا ہزاروں کیلئے کافی ہوگیا، جن کی رعب کے ذریعہ مدد کی گئی، جنھوں نے غیب کی اطلاعات دیں، جن پر ابر نے سایہ کیا، جن کے حکم سے کنکریوں نے تسبیح پڑھی، جن کا نسب پاک حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عبد اللہ تک تمام خاندانوں سے افضل، جن کیلئے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت ابراہیم نے دعا فرمائی، جن کیلئے حضرت عیسیٰ نے بشارت دی، جو اپنی والدہ کے خواب ہیں، جن کو اللہ نے اپنا حبیب بنایا، جن کو اللہ عرش کی داہنی جانب کھڑا کریگا، جو انبیاء کی بھی شفاعت فرمانے والے ہیں، جن کے جسم مبارک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی، جن کے جسم مبارک کا سایہ نہیں تھا، جن کی میلاد پاک سے کسریٰ کا محل پھٹ گیا، اور (14) کنگرے گر پڑے، جن کی میلادِ پاک سے ایک ہزار سال کا فارس کا آتشکدہ بجھ گیا، جن کو پتھر اور درخت سلام کرتے تھے، جو ریت پر چلتے تھے تو قدم کا نشان نہیں پڑتا اور جب پتھر پر چلتے تھے تو وہ مبارک قدم کے نیچے نرم پڑ جاتے، وہ ذاتِ بابرکت جن کا نام نامی اسمِ گرامی پر قربان، جن کی ہر ادا پر فدا، جن کی تبسم ریزی پر نثار، جن کی تکلم دانی پر جاں نچھاور، وہ ذاتِ لولاک لما خلقت الافلاک، سیدنا وملجانا وسندنا وماوانا ومولانا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وازواجہ واھل بیتہ اجمعین جن پر ہمارے ماں، باپ، آل واولاد سب فدا ہوجائیں، ایسی عظیم الشان فضیلت والے پیارے آقا، ہمارے مولیٰ، پیارے نبی کی بارگاہِ بے کس پناہ میں قرۃ العین حافظ وقاری سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس سلمہ نے حضور سرورِ کونین ﷺ کے فضائل ومناقب پر مشتمل چالیس احادیث کا حسین وجمیل محبت بھرا مجموعہ بنام ''الاربعین فی مناقب سید الاولین والآخرین ﷺ'' جمع کرکے اپنی دین ودنیا دونوں کو سنوار لیا ہے۔ اس حسین مجموعہ کو جمع کرکے انھوں نے عاشقِ رسول ہونے کا بین ثبوت دیا ہے۔

جس سلیقہ سے اور محنت شاقہ سے عشق رسول میں ڈوب کر اس کتاب کو جمع کیا ہے، وہ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ مدح ممدوح یزداں میں انھوں نے جتنا بھی کام کیا ہے وہ سب عبادت میں شامل ہوگیا ہے۔ موصوف کی یہ علمی کوشش ان کے مخلصانہ اور خیر خواہانہ دینی جذبات کا آئینہ دار ہے۔ یہ اعتراف تو دنیا کے ہر بڑے نے کیا ہے کہ کمالات نبویہ کا احاطہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہر ایک نے جو کچھ لکھا ہے لکھ کر یہ بھی برملا لکھدیا ہے؛

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

موصوف نے پوری احتیاط کے ساتھ سنبھل کر عمدہ ترتیب اور حوالہ جات کے ساتھ بڑی لگن کے ساتھ کام کیا ہے دل سے دعا نکلتی ہے کہ باری تعالیٰ اپنے حبیب پاک کے اس کتاب کے صدقہ انھیں دین ودنیا وآخرت کی ہر نعمت، ہر بھلائی اور ہر نیکی عطا فرما اور دین ودنیا کی ہر مصیبت، پریشانی، رسوائی، ہر نقصان سے محفوظ فرما، ان کو جید حافظ قرآن باقی رکھ اور عالم دین بنا اور صالحین میں ان کا شمار فرما۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

خاکپائے ابوالفداء

سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر
ابن حضرت مولانا سید شاہ ولی اللہ بشیر بخاری امیرقم

بیت البرکات،
شکر گنج، حیدرآباد

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

☆ .... حرف مرتب .... ☆

الحمد للہ الواحد القہار، العزیز الغفار، والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد نور القلوب وقرۃ العین عبدہ ورسولہ، وحبیبہ وخلیلہ، الہادی الی صراط مستقیم، والداعی الی دین قویم، صلوات اللہ وسلامہ علیہ، وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

اولاً و مستھلاً! ثنائے احمد حبیبِ کبریا ﷺ کرنا نہ کسی انسان کے بس کی بات ہے اور نہ کسی مخلوق ۔۔اسی لئے ہم اپنے درود وسلام پیشِ خدمت کرنے کیلئے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گویا ہوتے ہیں کہ باریٔ تعالیٰ ہمیں سلیقہ ہے نہ قرینہ، حبیبِ داور کا مقام عالی تیرے سوا کوئی نہیں جانتا، ہم تیری جناب میں التجاء کرتے ہیں کہ تو ہی ہماری جانب سے افضل سے افضل درود اور بہتر سے بہتر سلام اپنے محبوب ﷺ پر نازل فرما۔

عاجز نے ان چالیس احادیث کو والدِ گرامی کے حکم عالی پر جمع کرنے کی کوشش کی ہے، مجھے اپنی بے بضاعتی کا پورا پورا احساس ہے،،، مگر میں نے اس کتاب کو ان دو نامور علماءِ حق و ادباءِ اہلسنت کے ذریعہ سے تصحیح لی ہے، استاذِ محترم حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مصطفیٰ شریف صاحب قبلہ کا ممنون و مشکور ہوں کہ آپ نے نہ صرف تصحیح فرمائی بلکہ اس کتاب کا نام بھی تجویز فرما کر اس کی رونق کو دوبالا فرمایا۔اور میں استاذِ محتشم حضرت مولانا حافظ وقاری مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی وقادری صاحب قبلہ کا بھی احسان مند ہوں کہ آپ نے تصحیح کے ساتھ ساتھ اپنے مشفقانہ آراء و مشوروں سے اس کتاب کے حسن میں اضافہ فرمایا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اس کتاب میں (14) ابواب باندھے گئے ہیں اوران احادیث کا عربی، اردوترجمہ، مختصر تشریح ،اور تخریج کے ساتھ پیشِ خدمت ہے۔اس کتاب کی اشاعت کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ اس ظلماتی وبدعقیدتی دور میں جب کہ سوائے اہلسنت والجماعت کے ہر جماعت وہر طبقہ شانِ مصطفیٰ کی تنقیص میں لگا ہوا ہے، ہر دن نئ شکل وصورت میں گمراہیت اپنا سر بلند کررہی ہے اسی لئے ضروری سمجھا گیا کہ شانِ مصطفیٰ، عظمتِ مصطفیٰ، علمِ غیب، اختیارات محمدی ﷺ پر ایک مختصر سا رسالہ ترتیب دیا جائے جو طلبہ اور عاشقانِ رسول کو مختصر سے وقت میں فضائل سید المرسلین ﷺ بشکل اربعین پڑھنے اور استفادہ کا موقع مل سکے۔

اربابِ علم وادب سے ادباً التماس ہے کہ اگر کہیں اعراب، ترجمہ وغیرہ میں کچھ کمی یا بیشی نظر آئے تو مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں اس کا ازالہ کیا جاسکے۔

اللہ سے دعا ہے کہ باریٔ تعالیٰ ہم تمام کو دارین میں اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے اور حضور اکرم ﷺ کی محبت نصیب فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حافظ وقاری سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس

۳/ربیع الاول المنور ۱۴۲۹ھ

المطابق ۱۲/ مارس ۲۰۰۸ء

آغازِ کتاب

الأربعين

في مناقب سيد الأولين والآخرين صلى الله عليه وآله وسلم

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

باب ۔ 1

﴿ نسب پاك ﴾

(1) عَنْ وَاثِلَةِ بْنِ الْاَسْقَعْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمَاعِيْلَ ، وَاصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ بَنِىْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى مِنْ بَنِىْ كِنَانَةَ قُرَيْشاً ، وَاصْطَفَانِىْ مِنْ بَنِىْ هَاشِمٍ.

Narrated by Hazrat Wathilah Bin Al-Asqa'(Radhi Allahu Anhu) that the Messenger of Allah (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said:

"Indeed Allah has chosen Isma'il (Alaihis Salam) from the children of Ibrahim (Alaihis Salam) and He chose the Quraish from Banu Kinanah, and Banu Hashim from Quraish, and He chose me from Banu Hashim."

حضرت سیدنا واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت سیدنا اسماعیل کا انتخاب فرمایا اور حضرت اسماعیل سے بنی کنانہ کو اور بنی کنانہ سے قریش، اور قریش سے بنی ہاشم اور بنی ہاشم میں سے میرا انتخاب فرمایا۔

﴿ صحیح مسلم: کتاب الفضائل، باب فضل النبی ﷺ 2-245,2272،
جامع ترمذی: کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبی، 2-201,3605 ﴾

(2) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّۃُ قَالَ: وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

Narrated by Hazrat Abu Hurairah (Radhi Allahu Anhu) They said: O! Messenger of Allah (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam)! When was the Prophethood established for you? He said: (I was the Prophet) while (Hazrat) Adam was between (being) soul and body.

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرکارِ دوعالم ﷺ سے صحابہ کرام نے سوال کیا کہ یارسول اللہ ﷺ، آپ نبی کب بنائے گئے؟ آپ نے فرمایا کہ آدم ابھی روح اور جسم کے مرحلہ میں تھے۔

﴿زجاجۃ المصابیح باب فضائل سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ 5-5 بروایۃ ترمذی، مسندِ احمد بن حنبل، 5-3,59﴾

ABUL-FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

تشریح: لاکھوں درود و لاکھوں سلام ہوں حضور سید المرسلین امام المتقین ﷺ پر جن کا نسبِ شریف یہ ہے: محمد رسول اللہ ﷺ بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن یاس بن نضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

سرورِ کونین ﷺ کے نسب کی شرافت اور آپ کے شہر و جائے پیدائش کی عظمت محتاج بیان نہیں ہے۔ اور نہ اس میں کوئی اشکال ہے کیونکہ آبا و اجداد کے لحاظ سے فخرِ سید المرسلین ﷺ تمام نبی ہاشم بلکہ جملہ قریش میں ممتاز اور سارے عرب میں شریف النسب اور معزز ترین ہیں آپ کی جائے پیدائش مکہ مکرمہ ہے جو اللہ کے نزدیک سب سے عظمت والا شہر ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے اصلاب کریمہ اور ارحام طاہرہ میں منتقل فرماتا رہا حتی کہ مجھے میرے والدین کریمین سے پیدا فرمایا۔ میرے آبا و اجداد کبھی زنا کے نزدیک بھی نہیں گئے۔ (شفا شریف ص ۶۳)۔

جب کہ آپکی ولادت تو ۱۲ ربیع المنور کو ہوئی مگر حضرت آدم کے جسم میں روح نہ پھونکی گئی تھی اس وقت بھی آپ نبی تھے۔ یعنی حضور کا نبوت کا اعلان اس وقت ہو چکا تھا فرشتے حضور پر کروڑوں سال سے درود شریف پڑھ رہے تھے تمام روحوں کے سامنے سارے نبی حضور پر ایمان لائے۔ آپ کی نصرت و مدد کرنے کا عہد و پیمان لیا گیا تھا۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ عرشِ اعظم، آسمانوں، جنت کے محلوں، دریچوں میں وہاں کے درختوں کے پتوں پر، حوروں کی پتلیوں میں، فرشتوں کی آنکھوں میں، غلمان کے سینوں پر، طوبی کے غنچہ و گل میں حضور انور ﷺ کا نام لکھ دیا گیا تھا۔ صوفیا فرماتے ہیں کہ عالم ارواح میں حضور سارے نبیوں کے نبی تھے۔ آپ ان کی روحوں کو تعلیم و تربیت دیتے تھے سارے نبی حضور کے مدرسے میں تعلیم حاصل کر کے دنیا میں تشریف لائے اور حضور سے سیکھے ہوئے علوم مخلوق کو سکھائے۔ (اشعۃ اللمعات)

امام احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حاکم نے اور ابو نعیم نے

دلائل میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاروایت کی کہ کنت اول النبی فی الخلق واٰخرھم فی البعث ہم پیدائش میں تمام نبیوں سے پہلے ہیں بعثت میں سب کے بعد۔ دانہ درخت سے پہلے زمین میں جاتا ہے اور آخر میں وہی دانہ نمودار ہوتا ہے۔

ظاہر میں میری نخل حقیقت میں میری اصل
اِس گُل کی یاد میں یہ صدا ابوالبشر کی ہے

اسی کوایک عربی شاعر نے کچھ یوں باندھا ہے:

قریش خیار بنی آدم
وخیر قریش بنو ھاشم
وخیر بنی ھاشم احمد
رسول الالٰہ الی العالم

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

❁❁❁

باب ۔ 2

......﴿ بشریتِ مصطفیٰ ﷺ ﴾......

(3) اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ ،فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، اِنَّکَ تُوَاصِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: وَاَيُّکُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَيَسْقِيْنِیْ .

Narrated by Hazrat Abu Huraira (Radhi Allahu Anhu) said: Allah's Messenger (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) forbade Al-Wisaal (continuous fasting). So, one of the Muslims said to him: "But you practice Al-Wisaal O Allah's Messenger (Sallallahu Alaihi wa Sallam)". The Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) replied: "Who amongst you is similar to me? I am given food and drink during my sleep by my Lord."

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صوم وصال (مسلسل روزے رکھنے) سے منع فرمایا ہے، بعض مسلمان کہنے لگے کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ مسلسل روزے رکھتے ہیں۔سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون میری طرح ہے کہ مجھے تو میرا پروردگار کھلاتا اور پلاتا ہے۔

﴿ صحیح البخاری: کتاب الصوم، باب التنکیل لمن اکثر الوصال، 1-263, 1864، صحیح مسلم: کتاب الصوم، باب النھی عن الوصال فی الصوم: 1-351, 1103، مسند احمد بن حنبل 2-231, 237، مؤطا: کتاب الصیام، باب النھی عن الوصال فی الصیام: 1-301,39 ﴾

(4)عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ قَالَ : لَاتُوَاصِلُوْا قَالُوْا ،اِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ فَاِنِّیْ اَبِیْتُ وَاُطْعَمُ وَاُسْقٰی .

Narrated by Hazrat Anas (Radhi Allahu Anhu): The Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said: "Do not practice Al-Wisaal (fasting continuously without breaking one's fast in the evening or eating before the following night)." The people said to the Prophet (Sallallahu Alaihi wa Sallam), "But you practice Al-Wisaal?" The Prophet (Sallahu Alaihi wa alihi wa Sallam) replied: "I am not like any of you, for I am given food and drink (by Allah) during the night."

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ تم صومِ وصال مت رہو، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ تسلسل کے ساتھ روزے رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں (میں بے مثل و بے مثال ہوں) مجھے (اپنے رب کی جانب سے) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

صحیح البخاری: کتاب الصوم، باب الوصال،2-693,1961،صحیح مسلم: کتاب الصیام، باب النھی عن الوصال: 1-352,1104،مسند احمد بن حنبل،3-124,253،ترمذی: ابواب الصوم، باب ماجاء فی کراھۃ الوصال فی الصیام:1-97,778

(5) عَنِ ابْنِ عُمَرِ قَالَ نَهَی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ ،قَالُوْا اِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَکُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی.

Narrated by Hazrat Abdullah Bin Umar (Radhi Allahu Anhuma): The Messenger of Allah (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) prohibited continuos fasting. So, the companions said: "O Messenger of Allah you practice Al-Wisaal." The Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said: I am not like you, I am given food and drink (by my Lord).

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مسلسل روزے رکھنے سے منع فرمایا، صحابہ عرض گذار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ آپ تو تسلسل کے ساتھ روزے رکھا کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں (میں بے مثل و بے مثال ہوں) مجھے تو (میرے رب کی جانب سے) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

﴿صحیح مسلم: کتاب الصیام، باب النھی عن الوصال:, 1-351 ,1102، مؤطا: کتاب الصیام، باب النھی عن الوصال فی الصیام: 1-38,300﴾

تشریح: صوم وصال حضور اکرم ﷺ کی خصوصیات سے ہے اس لئے امت کو صوم وصال رکھنا جائز نہیں، نور المصابیح حصہ پنجم جلد اول میں مرقوم ہے کہ: ''صوم وصال میں حضورِ اکرم ﷺ کو جو غذا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملا کرتی تھی اس بارے میں علماء کے کئی اقوال ہیں، ایک قول یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو ہر شب جنت سے

غذا ملا کرتی تھی، دوسرا قول یہ ہے کہ غذا سے مراد قوت اور توانائی ہے کہ جس کی وجہہ سے صوم وصال میں بھوکے اور پیاسے رہنے کے باوجود عبادات میں کوئی فرق نہیں آتا تھا، اور قول مختار یہ ہے کہ غذا روحانی مراد ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے قلب انور پر معارف اور لذت مناجات اور لطائف الٰہیہ کا فیضان ہوا کرتا تھا جسکی وجہہ سے حضور اکرم ﷺ صوم وصال سے سرشار رہتے اور کچھ کھانے پینے کی حاجت ہی نہ ہوتی تھی۔ (مرقات اور اشعۃ اللمعات) (نور المصابیح ح ۵ ج ۱ ص ۱۵۹)'' اس حدیث شریف سے حضور اکرم ﷺ کا اللہ کے احکام کے اطاعت میں کوشاں رہنا اور کثرت سے عبادت کرنا یہ اس مخصوص علم کے باعث تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرحمت فرمایا تھا۔ چنانچہ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم بھی جانتے تو یقیناً کم ہنستے اور زیادہ روتے، جیسا کہ ایک اور حدیث میں فرمایا: اری مالا ترون واسمع مالا تسمعون (میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ بھی سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے)

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

ترا مسند ناز ہے عرشِ بریں
ترا محرم راز ہے روحِ امیں

تو ہی سرور ہردوجہاں ہے شہا
ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

باب ۔ 3

﴿اختیاراتِ حبیب رب العالمین ﷺ﴾

(6)عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ کَعْبِ الْاَسْلَمِیْ قَالَ: کُنْتُ اَبِیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَیْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لِیْ سَلْ فَقُلْتُ :اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّةِ قَالَ: اَوَ غَیْرَ ذَالِکَ، فَقُلْتُ هُوَ ذَاکَ قَالَ فَأَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

Narrated by Hazrat Rabi'a Bin Ka'b Aslami (Radhi Allahu Anhu) said: I used to stay with Allah's Messenger (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) at night, one night I brought him water and what he required. He said to me: Ask (anything you like). I said: I ask your company in Paradise. He (the Holy Prophet) said: Or anything else besides it. I said: That is all (what I require). He said: Then help me to achieve this for you by devoting yourself often to prostration.

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کے پاس رات گذارتا تھا۔ایک دفعہ میں نے وضو کا پانی اور دیگر ضروری اشیاء پیش کی،حضور ﷺ نے (خوش ہوکر) مجھ سے فرمایا مانگو! میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں جنت میں آپ کی

مرافقت (ساتھ) چاہتا ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ، میں نے کہا بس یہی، آپ نے فرمایا: تو پھر کثرت کے ساتھ سجود کرو اور میری مدد کرو۔

﴿صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود والحث علیہ 1-489,193، ابوداؤد: کتاب الصلاۃ، باب وقت قیام النبی من اللیل، 1-1320,194، کنز العمال، 306-719006۔﴾

(7) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ فَصَلّٰی قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاَیْنَاکَ تَنَاوَلْتَ شَیْئًا فِیْ مَقَامِکَ ثُمَّ رَأَیْنَاکَ تَکَعْکَعْتَ؟ فَقَالَ اِنِّیْ رَأَیْتُ الْجَنَّةَ ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَکَلْتُمْ مِنْهُ .مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا .

Narrated by Hazrat `Abdullah bin `Abbas (Radhi Allahu Anhu): The sun eclipsed in the lifetime of the Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam), he offered the eclipse prayer. The people say: "O Allah's Apostle (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) We saw you, taking something from your place and then we saw you retreating." The Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) replied, "I saw Paradise and stretched my hands towards a bunch (of its fruits) and had I taken it, you would have eaten from it as long as the world remains.

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کے عہد پاک میں سورج گرہن ہوگیا آپ نے نماز پڑھائی۔صحابہ نے عرض کیا :یارسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے مقام پر ٹھہرے ٹھہرے کوئی چیز پکڑی اور پھر ہم نے دیکھا کہ آپ کسی قدر پیچھے ہٹ گئے۔آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھا اور اس میں ایک پھل پایا اگر میں لے لیتا تو تم اسے کھاتے رہتے اور قیامت تک ختم نہ ہوتا۔

﴿صحیح البخاری: باب رفع البصر فی الصلاۃ:1-715,103،امام بخاریؒ نے اس حدیث کو کتاب الکسوف اور کتاب النکاح میں بھی روایت کیا ہے۔صحیح مسلم: کتاب الکسوف، باب ماعرض علی النبی فی صلاۃ الکسوف من امر الجنۃ والنار 1-907,298،مسند احمد:1-358,298۔﴾

(8) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّهُ :لَايَمُوْتُ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، وَاَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُوْلُ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ . فَظَنَنْتُ اَنَّهُ خُيِّرَ.

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

Hazrat `Aisha Siddeqah (Radhi Allahu Anha) said: I used to hear (from the Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) that no Prophet dies till he is given the option to select either the worldly life or the life of the Hereafter. I heard the Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) in his fatal disease, with his voice becoming hoarse, saying, "In the company of those on whom is the grace of Allah." (4.69)

Thereupon I realized that the Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) had been given the authority (to choose either worldly life or Hereafter).

حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ میں سنا کرتی تھی کہ کسی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوتا جب تک کہ انہیں اس بات کا اختیار نہ دیدیا جائے کہ دنیا میں رہے یا آخرت میں۔ میں آپ کے مرض وصال میں آپ ﷺ کے حلق مبارک میں کوئی چیز رکی ہوئی محسوس کی۔ میں نے سنا آپ یہ آیت تلاوت فرمارہے تھے ''مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْهِمْ '' تو میں سمجھ گئی کہ آپ کو بھی اختیار دیدیا گیا ہے۔

﴿صحیح البخاری: کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ ووفاتہ: 2-4171,638، صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابۃ، باب فی فضل عائشہؓ، 2-2444,286۔﴾

(9) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُوْحٰی اِلَیْهِ وَرَاْسُهُ فِیْ حِجْرِ عَلِیٍّ فَلَمْ یُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ. اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَلِیّاً فِیْ طَاعَتِکَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِکَ فَارْدُدْ عَلَیْهِ الشَّمْسَ قَالَتْ اَسْمَاءُ ؓ فَرَأَیْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَیْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ .

Hazrat Asma Bint Umais (Radhi Allahu Anha) said: once revelation was being sent on the Prophet of Allah (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) and he

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

was resting his head on the lap of Hazrat Ali (Karam Allahu wajhahu) and he (Ali Karam Allahu wajhahu) had not prayed Asr while the sun had set too. Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) supplicated saying: "O Allah, he (Ali Karam Allahu wajhahu) was busy in obeying you and your Prophet, so return the sun upon him." Asma Bint Umais said: I saw that sun had sunken but then it came back again after sunset.

حضرت سیدتنا اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہورہی تھی اور آپ کا سرِ مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا اور حضرت علی عصر کی نماز نہیں پڑھے تھے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ حضور اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ علی تیرے اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا ان کیلئے سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ میں نے سورج کو ڈوبتے ہوئے بھی دیکھا اور پھر (آپ کے اشارے کے بعد) دوبارہ طلوع ہوتے ہوئے بھی دیکھا۔

﴿طحاوی:309,147-24، ابن کثیر فی البدایۃ والنھایۃ:6-83، القرطبی فی الجامع لاحکام القرآن 15-197، الامام النووی فی شرح مسلم، 2-52﴾

تشریح : حضرت محدث دکن علیہ الرحمہ نور المصابیح، کتاب الصلوۃ باب السجود ص ۳۷۶ پر ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ربیعہ بن کعبؓ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

سے فرمایا جو چاہو مانگو وہ دیا جائے گا اس سے ثابت ہوا کہ حضور اکرم ﷺ کو دنیا اور آخرت کی ہر چیز کا اختیار دیا گیا تھا کہ آپ جو چاہیں جس کو چاہیں اللہ کے حکم سے عطا فرمادیں۔ چنانچہ مرقات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت بطورِ جاگیر عطا فرمائی ہے کہ آپ جس کو چاہیں دیں اللہ تعالیٰ اس دینے سے راضی ہیں۔ (مرقات/اشعۃ اللمعات) حبیب سرورِ کائنات ﷺ کو اللہ عزوجل نے نہ صرف زمین و آسمان پر اختیار عطا فرمایا بلکہ جنت و دوزخ کا بھی اختیار عطا فرمایا، اس طرح کہ آپ نے جس کو چاہا جب چاہا جنت میں جگہ عطا فرمادی اور جب جس کو چاہا یہ مژدہ جاں فزا سنا دیا کہ جاؤ تم پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔ حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے قصیدہ کے ذریعہ گستاخانِ بارگاہِ رسالت مآب کا رد کیا تو مختارِ کل ﷺ نے فرمایا: وقاك الله يا حسان حر النار۔

بانٹنے والا تو دینے والا خدا خوش نصیبی سے میں تیرے در کا گدا
مانگنے والو دامن کشادہ کرو کملی والے کا فیض و کرم عام ہے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

باب ۔ 4

﴿علمِ غیبِ حبیبِ کبریا ﷺ﴾

(10) عَنْ شَرِیْکِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ نَمِرٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنِ مَالِکٍ یُحَدِّثُنَا عَنْ لَیْلَةٍ اُسْرِیَ بِالنَّبِیِّ ﷺ مِنْ مَسْجِدِ الْکَعْبَةِ جَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ یُّوْحٰی اِلَیْهِ، وَهُوَ نَائِمٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ اَوَّلُهُمْ اَیُّهُمْ هُوَ ؟ فَقَالَ اَوْسَطُهُمْ هُوَ خَیْرُهُمْ وَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوْا خَیْرَهُمْ فَکَانَتْ تِلْکَ فَلَمْ یَرَهُمْ حَتّٰی جَاءُوْا لَیْلَةً اُخْرٰی فِیْمَا یَرٰی قَلْبُهُ وَالنَّبِیُّ ﷺ نَائِمَةٌ عَیْنَاهُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُهُ ،وَکَذٰالِکَ الْاَنْبِیَاءُ تَنَامُ اَعْیُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِیْلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَی السَّمَاءِ .

Narrated by Hazrat Sharik bin `Abdullah bin Abi Namr (Radhi Allahu Anhu): I heard Anas Bin Malik (Radhi Allahu Anhu) telling us about the night when the Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) was made to travel from the Ka`ba Mosque. Three persons (i.e. angels) came to the Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) before he announced his Prophethood), while he was sleeping in Al Masjid-ul-Haram. The first (of the three angels)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

said, "Which of them is he?" The second said, "He is the best of them." That was all that happened then, and he did not see them till they came at another night and he perceived their presence with his heart, for the eyes of the Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) were closed when he was asleep, but his heart was not asleep. This is characteristic of all the prophets: Their eyes sleep but their hearts do not sleep. Then Jibreel (Alaihis Salam) took charge of the Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) and ascended along with him to the Heaven.

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ معراج کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ جس رات آقائے دوجہاں ﷺ کو مسجد حرام (کعبہ) سے لے جایا گیا، یہ واقعہ نزولِ وحی سے قبل پیش آیا۔ آپ مسجد حرام میں استراحت فرما تھے کہ تین فرشتے آئے (اس وقت آپ ﷺ حضرت حمزہ اور جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے درمیان آرام فرما رہے تھے) ایک فرشتے نے پوچھا کہ کس کو لیجانا ہے، دوسرے نے کہا جو بیچ میں آرام کر رہے ہیں وہی ان سب میں بہترین ہیں، تیسرے نے جو اخیر میں تھا یہ کہا جو ان سب میں بہتر ہے انہیں کو لے چلو۔ اس رات کو اتنا ہی ہوا اس کے بعد آپ نے ان فرشتوں کو دوسری رات دیکھا جیسے آپ قلب مبارک سے دیکھا کرتے تھے اور آپ کی آنکھیں سوتی تھیں مگر قلب مطہر بیدار رہتا اور اسی

طرح حضراتِ انبیاء کرام کی آنکھیں سوتی ہیں اور انکے قلوب نہیں سوتے، غرض جبرئیل علیہ السلام آپ کو اپنے ساتھ لے کر پھر آسمان پر گئے۔

﴿صحیح البخاری: کتاب المناقب، باب کان النبی ﷺ تنام عینہ ولا ینام قلبہ، 1-781﴾

(11) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ اَتِمُّوْا الرُّكُوْعَ والسُّجُوْدَ فَوَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِیْ اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُّمْ.

Narrated by Hazrat Anas bin Malik (Radhi Allahu Anhu): I heard the Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) saying, "Perform the bowing and the prostration properly (with peace of mind and heart), for, by Him in Whose Hand my soul is, I see you from behind my back when you bow and when you prostrate (nothing hidden from me)."

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ، دیکھو رکوع اور سجود مکمل کرو، اچھی طرح ادا کرو، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تم کو جب تم رکوع اور سجود کرتے ہو پیٹھ پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

﴿صحیح البخاری: کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی ، 2-983،6268،
صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ، 1-110-111,180﴾

(12) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَاوَرَ ،حِيْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِىْ سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهِ ،وَ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادُهَا اِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا ، قَالَ : فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتَّى نَزَلُوْا بَدْراً ...... قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ؛وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ، هَا هُنَا وَ هَاهُنَا ، قَالَ: فَمَا مَاتَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

It has been narrated on the authority of Hazrat Anas (Radhi Allahu Anhu) that when (the news of) the advance of Abu Sufyan (as the head of a force) reached him. The Messenger of Allah (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) held consultations with his Companions. Hazrat Sa'd Bin 'Ubada (Radhi Allahu Anhu) stood up and said: Messenger of Allah, you want us (to speak). By Allah in Whose control is my life, if you order us to plunge our horses into the sea, we would do so. If you order us to goad our horses to the most distant place like Bark al-Ghimad, we would do so. The narrator said: Now the Messenger of Allah (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) called

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

upon the people (for the encounter). So they set out and encamped at Badr.

……. Then the Messenger of Allah (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said: This is the place where so and so would be killed. He placed his hand on the earth (saying) here and here; Hazrat Anas said: None of them fell away from the place which the Messenger of Allah (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) had indicated by placing his hand on the earth.

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب ہمیں ابوسفیان کے آنے کی اطلاع ملی تو حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر آپ حکم دیں تو ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈالنے کیلئے بھی تیار ہیں۔ اگر آپ ہمیں یہ حکم دیں کہ ہم اپنے گھوڑے برک الغماد سے ٹکرائیں تو ہم اسکے لئے بھی تیار ہیں۔ تب حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کو بلایا اور فرمایا: یہ جگہ فلاں کافر کے مرنے کی ہے۔ اور آپ زمین پر کبھی اس جگہ اور کبھی اس جگہ اپنا دستِ مبارک رکھتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر کوئی کافر حضور اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی جگہ سے ذرا بھی اِدھر اُدھر نہیں مرا۔

﴿صحیح مسلم: کتاب الجھاد والسیر، باب غزوۃ بدر 3-1779,1403، ابوداؤد: کتاب الجھاد، باب فی السیر ینال منہ ویضرب ویقرن، 3-2071,58، احمد بن حنبلؒ 3-1320,291، مشکوۃ المصابیح 2-5871,381﴾

(13) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَعٰی زَیْداً وَجَعْفَراً وَابْنَ رَوَاحَۃَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَھُمْ خَبْرُھُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ، ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَۃَ فَاُصِیْبَ . وَعَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی اَخَذَ الرَّایَۃَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ.

Narrated by Hazrat Anas (Radhi Allahu Anhu): The Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) had informed the people of the martyrdom of Zaid, Ja`far and Ibn Rawaha (Radhi Allahu Anhum) before the news of their death reached. The Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said: "Zaid took the flag (as the commander of the army) and was martyred, then Ja`far took it and was martyred, and then Ibn Rawaha took it and was martyred." At that time the Prophet's eyes were shedding tears. He added: "Then the flag was taken by a Sword amongst the Swords of Allah (i.e. Khalid) and Allah made them victorious."

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر، اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کے متعلق خبر آنے سے قبل ہی ان حضرات کے شہید ہونے کی خبر لوگوں کو بتادی تھی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: اب جھنڈا زید نے سنبھالا ہے اور وہ شہادت

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

پالئے، پھر جعفر نے جھنڈا لیا اور وہ بھی شہید ہوگئے، اور پھر ابن رواحہ نے علمِ اسلام کو سنبھالا ہے اور وہ بھی شہادت حاصل کرلئے۔ یہ ارشاد فرماتے ہوئے آپ کی چشمانِ مقدس سے آنسو رواں ہوگئے۔ پھر فرمایا: یہاں تک کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) نے جھنڈا لیا اور انہیں کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے کافروں پر فتح عطا فرمائی ہے۔

﴿البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ موئۃ من ارض الشام:4-4014,1554امام بخاری نے اس حدیث پاک کو کتاب الجنائز، کتاب الجھاد، کتاب المناقب، کتاب فضائل الصحابہ، مناقب خالد بن ولید میں بھی روایت کی ہے۔ مسند احمد بن حنبل،204-11750، مشکوۃ المصابیح، کتاب احوال القیامۃ وبدا الخلق، باب فی المعجزات:2-5887,384﴾

تشریح: صاحبِ مرأۃ نے لکھا ہے ظاہر یہ ہے کہ اس میں خطاب تا قیامت سارے مسلمانوں سے ہے، معنی یہ ہیں کہ اے میری امت والو! نماز درست پڑھا کرو۔ تم کہیں ہو اور کبھی ہو، میں تمہاری نمازیں دیکھتا ہوں۔ بعض روایات میں ہے کہ مجھ پر تمہارے رکوع اور سجود ہی نہیں بلکہ دل کے خشوع وخضوع بھی پوشیدہ نہیں حضور اکرم ﷺ نے معراج میں دوزخ وجنت میں عذاب وثواب پانے والوں کو ان کے ٹھکانوں میں دیکھا۔ حالانکہ یہ عذاب وثواب بعد قیامت ہوں گے اور ہوسکتا ہے کہ اس میں خطاب صحابہ کرام سے ہو اور بعد بمعنی خلف ہو۔ یعنی اے صحابہ تم کسی صف میں اور کہیں ہوں مگر ہماری نگاہیں تمہاری نمازوں کو دیکھ سکتی ہیں، معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ کی نگاہیں اندھیرے اجالے میں کھلی چھپی چیزوں کو بے تکلف دیکھ لیتی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ جو کچھ تم گھروں میں کھا کر یا بچا کر آتے ہو میں تمہیں بتا سکتا ہوں یہ بھی حضور اکرم ﷺ کا معجزہ ہے۔ (مرأۃ ج ۲ ص ۶۹)

ABUL FATAH ISLAMIC RESEARCH CENTRE

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کئی امور ایسے ہیں کہ جن میں آپ ﷺ کو پہلے سے مطلع کیا گیا تھا، بعض واقعات کا وقوع آپ کی موجودگی میں ہوا اور بعض کا بعد وصال ہوا جن میں سے چند بیان کیے جاتے ہیں:

۱) کل علی المرتضی کے ہاتھ پر خیبر فتح ہو جائیگا۔

۲) میری امت کے پاس دولت کی فراوانی ہو جائیگی فرش پر لوگ قالین بچھانے لگیں گے۔ صبح کو جوڑا پہن کر نکلیں گے اور شام کو دوسرا تبدیل کریں گے۔

۳) اہلِ غرب ہمیشہ غالب رہینگے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

۴) بنوامیہ کے بادشاہی اور معاویہ کی حکمرانی کے بارے میں خبر دی۔

۵) امام مہدی کے خروج کی خبر دی۔

۶) شہادتِ مولائے کائنات حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی خبر دی۔

۷) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے ہوئے شہید ہوں گے۔

۸) حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ نے پہلے خبر دی تھی کہ انھیں باغی گروہ شہید کرے گا۔

۹) قزمان کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے حالانکہ وہ مدت سے مسلمانوں کی جماعت میں تھا آخر کار وہ خودکشی کر کے مرا تھا۔

۱۰) آپ نے اطلاع دی کہ مسیلمہ کذاب کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرے گا۔

۱۱) آپ نے فرمایا کہ میرے اہلبیت میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلے مجھ سے آملیں گی۔

۱۲) آپ نے خبر دی کہ میرے بعد تیس سال تک خلافت رہیگی اس کے بعد

ABULFIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بادشاہی آجائیگی چنانچہ امام حسن رضی اللہ عنہ (المتوفی ۵۰ھ۶۷۱ء) پر خلافت ختم ہوگئی۔

۱۳) حضرت اویس قرنی کے احوال کی خبر دی۔

۱۴) ایک غزوہ (تبوک) کے موقع پر تیز ہوا چلی تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک منافق کے مرجانے کے باعث چلی ہے جب آپ مدینہ منورہ واپس ہوئے تو واقعی ایسا ہی ہوا۔

۱۵) آپ نے ابی بن خلف کے قتل ہونے کی مدتوں پہلے خبر دی تھی۔

۱۶) عتبہ بن ابولہب کے بارے میں فرمایا تھا کہ اسے اللہ کا ایک کتا کھا جائیگا۔

۱۷) بدر کی لڑائی سے پہلے آپ نے اپنے ساتھیوں کو بتادیا تھا کہ فلاں کافر یہاں گریگا اور فلاں وہاں، چنانچہ جو آپ نے فرمایا تھا وہی ہوا۔

۱۸) حضور ﷺ نے فیروزہ کو خبر دی جو کسریٰ کا ایلچی بن کر بارگاہِ خیر الانام میں آیا تھا کہ آج تمہارا بادشاہ مرگیا ہے تحقیق کرنے سے یہ بات درست ثابت ہوگئی تو وہ مسلمان ہوگیا۔

۱۹) نجاشی کے وفات کی خبر دی حالانکہ اس کا انتقال اپنے ملک میں ہوا تھا۔

۲۰) آپ نے شہادتِ امام حسین کی خبر دی اور اپنے پاس سے ایک مٹی نکال کر دی کہ اس جگہ انہیں شہید کیا جائیگا۔

۲۱) آپ نے حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہیں کسری کے کنگن پہنائے جائینگے چنانچہ عہدِ فاروقی میں جب کسری کے کنگن بارگاہِ فاروق اعظم میں پیش کیے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ سراقہ رضی اللہ عنہ کو پہنائے اور پھر فرمایا تھا کہ خدا کا شکر ہے جس نے یہ کنگن کسری سے چھین کر سراقہ کو پہنائے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

باب ۔ 4

﴿حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم﴾

(14)عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ آدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ. وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالَ: قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ؟ یَقُوْلُوْنَ : بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ.

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

Narrated by Hazrat Aws Bin Aws (Radhi Allahu Anhu): The Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said: Among the most excellent of your days is Friday; on it Hazrat Adam (Alaihis Salam) was created, on it he died, on it the last trumpet will be blown, and on it the shout will be made, so invoke more blessings upon me (Prophet Mohammad Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) that day, for your blessings will be submitted to me. The people asked: Messenger of Allah, how can it be that our blessings will be submitted to you long time after your death? He replied: Allah, the Exalted, has

prohibited the earth from consuming the bodies of Prophets.

حضرت سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک جمعہ کا دن تمہارے دنوں میں سب سے بہترین دن ہے کیونکہ اس دن حضرت سیدنا آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن ان کی وفات ہوئی اوراسی دن صور پھونکا جائیگا اوراسی دن سخت آواز ظاہر ہونے والی ہے۔پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ !ہمارا درود آپ تک کیسے پہنچے گا جبکہ آپ کا وصال فرمائے ہوئے عرصہ ہوگیا ہوگا؟ تب آپ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو حرام قرار دیا ہے۔

﴿ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب فضل یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ-1-1047,275، نسائی، کتاب الجمعہ باب اکثار الصلاۃ علی النبی یوم الجمعۃ،-1374,91 ابن ماجۃ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب فی فضل الجمعۃ:1-1085,345﴾

(15)عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ اَحدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ .حَتّٰی اَرَدُّ عَلَیْهِ السَّلَامَ .

Narrated by Hazrat Abu Hurayrah (Radhi Allahu Anhu): The Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said: If any one of you greets me, Allah returns my soul to me and I respond to his greeting.

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص میری بارگاہ میں سلام عرض کرتا ہے تو بیشک اللہ مجھ پر میری روح کو لوٹا دیتا ہے (یعنی اپنے مشاہدہ میں استغراق سے اصلی حالت کی جانب متوجہ فرما دیتا ہوں) یہاں تک کہ میں اسکے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

﴿ابوداؤد، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور-2-218,2041، مسند احمد بن حنبل: 2-527,10827﴾

(16) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَتَيْتُ اَوْ مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّىْ فِىْ قَبْرِهِ.

Hazrat Anas Bin Malik (Radhi Allahu Anhu) reported that Allah's Messenger (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) as saying: I came, in another narration (the words are): I happened to pass by Hazrat Moosa (Alaihis Salam) on the occasion of the Night journey (Isra and Mi'raj) near the red mount (and I found him) he was praying in his grave.

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا یا سرخ پہاڑ سے گذرا تو (دیکھا) وہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(موسیٰ علیہ السلام) اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

﴿صحیح مسلم: کتاب الفضائل، باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام 4-1845,2375، ابن حبان: 1-50,2421، احمد بن حنبلؒ 3-148,1256، نسائی، کتاب قیام اللیل وتطوع النھار، باب ذکر صلاۃ نبی اللہ موسیٰ علیہ السلام، 3-632,215﴾

تشریح: حضرت محدثِ دکن قدس سرہ نور المصابیح باب الصلاۃ علی النبی ﷺ وفضلہا ص ۴۰۵ تا ۴۱۴ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے جسم خاکی کے لوازمات منقطع نہیں ہوئے ہیں اسلئے ازواجِ مطہرات سے آپ کے بعد نکاح کرنا حرام قرار دیا گیا۔ اور آپ کی میراث تقسیم نہیں کی گئی، آپ کے جسم کو سایہ نہیں تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا جیسے میں سامنے سے دیکھتا ہوں ویسے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں یہ آپ کے جسم مبارک کی لطافت تھی، آپ کے جسم مبارک کے لطیف ہونے پر معراج شریف کا واقعہ بھی دلالت کرتا ہے کہ معراج میں آپکا لطیف جسم کہاں سے کہاں پہنچ گیا۔ حضور اکرم ﷺ کا اسی جسم خاکی کے ساتھ اپنی قبر شریف میں تشریف فرما ہونا کوئی حیرت کی بات نہیں ہے جبکہ حضور اکرم ﷺ سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اسی جسم خاکی کے ساتھ عالم بالا کو اٹھا لئے گئے اور آپ اسی جسم خاکی کے ساتھ اس وقت عالم بالا میں تشریف فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ مریم میں حضرت ادریس علیہ السلام کی شان میں فرمایا "وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا" حضرت ادریس اسی جسم خاکی کے ساتھ اونچی جگہ اٹھائے گئے۔

سیدی ومولائی ابوالفدا پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالستار خان نقشبندی علیہ الرحمہ نے ''تذکرۂ محدثِ دکن'' میں حیات النبی کے ثبوت میں دو تاریخی واقعات کو بیان فرمایا ہے ۔ایک واقعہ سید التابعین فقیہ مدینہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کا کہ جب یزید نے صحابہ تابعین سے بیعت نہ کرنے پر اہل مدینہ سے جنگ کرنے کیلئے لشکر روانہ کیا جن میں (۱۷۰۰) مدنی جن میں (۷۷۰) حفاظ شہید ہوئے۔بعض گھروں میں چھپ گئے بعض شہر چھوڑ دیئے ۔مسجد نبوی میں تین دن تک اذان نہ ہوئی حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ میں نے مسجد نبوی میں پناہ لی،فرماتے ہیں کہ جب نماز کا وقت ہوتا تو قبر اطہر سے اذان کی آواز آتی اور میں نمازیں ادا کرلیتا۔مسجد میں سوائے میرے کوئی نہ رہتا۔

(تذکرہ محدثِ دکن ص ۱۳۸)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

باب ۔ 6

﴿معجزاتِ باهرة﴾

(17)عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِشْهَدُوْا.

Hazrat Abdullah Ibn Masud (Radhi Allahu Anhu) narrated: During the lifetime of Allah's Messenger (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) the moon was split into two parts (by the Prophet); On that, Allah's Apostle (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said, "Witness this miracle."

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چاند حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں ٹکڑے ہوگیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو اور گواہ ہو جاؤ۔

﴿صحیح البخاری: باب سوال المشرکین ان یریھم النبی ﷺ آیۃ فاراھم انشقاق القمر 2-838، صحیح البخاری: کتاب التفسیر، باب وانشق القمر 4-4583,1843﴾

(18) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمْ اِنْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ.

Hazrat Anas Bin Malik (Radhi Allahu Anhu) narrated: The people of Makkah asked the Prophet

(Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) to show them a sign (miracle). So he showed them twice (the miracle) of the cleaving of the moon.

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ مکہ والوں نے حضور ﷺ سے یہ درخواست کی کہ کوئی نشانی بتلائیے۔ آپ نے دومرتبہ چاند کا شق ہونا ان کو دکھلایا۔

﴿صحیح البخاری: باب سوال المشرکین ان یریھم النبی ﷺ آیۃ فاراھم انشقاق القمر، 2-839،
صحیح مسلم: کتاب صفات المنافقین واحکامھم، باب انشقاق القمر 4-2800,2158،
ترمذی: کتاب تفسیر القرآن عن الرسول، باب من سورۃ القمر، 5-3282,389﴾

(19) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلاً وَمُوْسٰی نَجِیّاً وَاتَّخَذَنِیْ حَبِیْباً ،ثُمَّ قَالَ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاُوْثِرَنَّ حَبِیْبِیْ عَلَی خَلِیْلِیْ وَنَجِیِّیْ.

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

Narrated by Hazrat Abu Hurairah (Radhi Allahu Anhu): that the Messenger of Allah (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said: "Indeed Allah has taken Ibraheem (Alaihis Salam) as his close friend, Musa (Alaihis Salam) as His interlocutor, and He chose me as His beloved one, then He said: 'By my Power, and my Majesty, I prefer and give superiority to my beloved one on my close friend and interlocutor.

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ (دوست) بنایا اور حضرت موسیٰ کو کلیم (بات کرنے والے) بنایا اور مجھے اپنا حبیب بنایا اور پھر فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں اپنے حبیب کو اپنے خلیل وکلیم پر یقیناً ترجیح اور فضیلت دیتا ہوں۔

﴿شعب الایمان: 2-185,21494، کنز العمال: 11-406,31893﴾

(20)عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِىْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا هُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ.

Hazrat 'Ali bin Abi Talib (Karam Allahu wajhahu) said: "I was with the Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) in Makkah. We departed to one of its suburbs, and no mountain or tree was before him, except that it said: 'Peace be upon you O Messenger of Allah.'"

حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ مکہ معظّمہ میں تھا۔ ہم دونوں مکہ کے بعض اطراف کے مقامات پر گئے اور راستہ میں کوئی پہاڑ اور درخت ایسا نہ تھا جو سرکارِ دوعالم ﷺ کی خدمت میں ان الفاظ سے سلام نہ کرتا ہو ''السلام علیك یارسول الله''۔

﴿جامع ترمذی: کتاب المناقب، باب ماجاء فی آیات نبوۃ النبی 2-203,3626 ، دارمی: 1-20,21﴾

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(21)عَـنْ اَبِـىْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ : ......فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ ......فَاَخَذَ الرَّاهِبُ بِيَـدِ رَسُـوْلِ الـلّٰهِ ﷺ فَقَالَ: هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ ، هٰذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَـالَـمِيْـنَ ، يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَقَالَ لَهُ اَشْيَاخٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ، فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُم مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ اِلَّا خَـرَّ سَـاجِـداً وَلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِلنَبِيٍّ ، وَاِنِّىْ اَعْرِفُهُ بِخَاتِمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ .

Narrated by Hazrat Abu Bakr from his father Hazrat Abu Musa Al-Ash'ari:

"Abu Talib departed to Syria, and the Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) left with him, along with some older men from the Quraish. When they came across the monk, they stopped there and began setting up their camp, and the monk came out to them. Before that they used to pass by him and he wouldn't come out nor pay attention to them." He said: "They were setting up their camp when the monk was walking amidst them, until he came and took the hand of the Messenger of Allah (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam). Then he said: 'This is the master of the men and jinn, this is

the Messenger of the Lord of the worlds. Allah will raise him as a mercy to the men and jinn.' So some of the older people from the Quraish said: How do you know?' He said: 'When you people came along from the road, not a rock nor a tree was left, except that it prostrated to him, and they do not prostrate except for a Prophet. And I can recognize him by the seal of the Prophethood which is below his shoulder blade, like an apple.'

حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں...... راہب نے سرکارِ دوعالم ﷺ کا دستِ مبارک تھام کر کہا کہ یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں، یہ تمام جہانوں کے رب کے رسول ہیں۔ اللہ پاک نے ان کو تمام عالموں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے ۔اس راہب سے قریش کے روسأ نے کہا: آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ راہب نے کہا: جس وقت تم لوگ عقبہ سے نکلے تو کوئی درخت اور کوئی پتھر ایسا نہ تھا جو اس ذات گرامی کے آگے سجدہ ریز نہ تھا۔ اور یہ یعنی درخت اور پتھر نبی کے علاوہ کسی کو سجدہ نہیں کرتے، میں انہیں نبوت کی مہر سے بھی پہچانتا ہوں جو آپ کے شانے کے اوپر والی ہڈی پر سیب کی طرح ثبت ہے۔

﴿جامع ترمذی: کتاب المناقب، باب ماجاء فی بدء نبوۃ النبی ﷺ 3620,202-2﴾

(22)عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ بَعْضِ مَخَارِجِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ فَانْطَلَقُوْا يَسِيْرُوْنَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً يَتَوَضَّئُوْنَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِقَدْحٍ مِّنْ مَاءٍ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

يَسِيْرٍ فَاخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَوَضَّاءَ ثُمَّ مَدَّ اَصَابِعَهُ الْاَرْبَعَ عَلَى الْقَدْحِ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَتَوَضَّئُوْا فَتَوَضَّا الْقَوْمُ حَتّٰى بَلَغُوْا فِيْمَا يُرِيْدُوْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَكَانُوْا سَبْعِيْنَ اَوْ نَحْوَهُ.

Narrated by Hazrat Anas bin Malik (Radhi Allahu Anhu): The Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) went out on one of his journeys with some of his companions. They went on walking till the time of the prayer became due. They could not find water to perform the ablution. One of them went away and brought a little amount of water in a pot. The Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) took it and performed the ablution, and then

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

stretched his four fingers on to the pot and said (to the people), "Get up to perform the ablution." They started performing the ablution till all of them did it, and they were seventy or so persons.

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کسی سفر میں نکلے، آپ کیساتھ صحابہ بھی تھے، چلتے چلتے نماز کا وقت ہو گیا، صحابہ نے پانی نہ پایا کہ وضو کرسکیں آخر کار ایک صحابی گئے اور وہ تھوڑا سا پانی ایک پیالہ میں لے کر آئے۔ حضور پُر نور ﷺ نے وہ پانی لیا اور وضو فرمایا اور پھر اپنی چاروں انگشت ہائے مبارکہ کو اس پیالہ میں ڈال دی

اورلوگوں سے فرمایا: اٹھو! وضوکرو، سب نے وضوکیا جوان کا مطلب تھا۔ یہ حضرات ستر یا ستر کے قریب تھے۔

﴿صحیح البخاری: کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، 1-3383,505 ، صحیح البخاری: کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیۃ، 2-3921,598، مسند احمد بن حنبل 3-365,353﴾

(23) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُدْعُ اللّٰهَ فِیهِنَّ بِالْبَرَکَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِیْ فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ ، فَقَالَ خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِکَ هٰذَا اَوْ فِیْ هٰذَا الْمِزْوَدِ . کُلَّمَا اَرَدْتَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَیْاً فَاَدْخِلْ فِیْهِ یَدَکَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْراً ، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَالِکَ التَّمْرِ کَذَا وَ کَذَا مِنْ وَسَقٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ . فَکُنَّا نَاْکُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ ، وَکَانَ لَایُفَارِقُ حِقْوِیْ حَتّٰی کَانَ یَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَاِنَّهُ اِنْقَطَعَ.

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

On the authority of Hazrat Abu Hurairah (Radhi Allahu Anhu), he said: "I came to the Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) with some dates and said: 'O Messenger of Allah, supplicate to Allah to bless them.' So he took them and supplicated for me for blessing in them, and then

said to me: 'Take them and put them in this bag of yours - or this bag - and whenever you intend to take from it, then put your hand in it and take it, and do not scatter them all about.' So I carried such and such Wasq of those dates in the cause of Allah. We used to eat from it, and give others to eat, and it (the bag) would not part from my waist until the day 'Uthman was killed, for they had run out."

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں آقائے نامدار ﷺ کی خدمت اقدس میں کچھ کھجور لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ان میں برکت کی دعاء فرما دیجئے۔ حضور ﷺ نے انہیں اکٹھا کیا اور میرے لئے برکت کی دعاء پڑھ دی۔ پھر مجھے فرمایا: انکو لو اور ان کھجوروں کو توشہ دان میں رکھ دو اور جب لینا چاہو تو اس میں اپنا ہاتھ ڈالنا اور لے لینا مگر اسے جھٹکنا نہیں۔ سو میں نے ان میں سے اتنے اتنے وسق کھجوریں اللہ کی راہ میں خرچ کیا۔ اور ہم بھی اس میں سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے، کبھی وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے وہ توشہ دان مجھ سے کہیں گر گیا۔ (حضرت عثمان کی شہادت حضور اکرم ﷺ کی وفات کے تقریبا ۲۵ سال بعد ہوئی)

﴿جامع ترمذی: کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب مناقب لابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

: 5-3839,685، احمد بن حنبلؒ: 3-8613,352، ابن کثیر: البدایۃ والنھایۃ 6-117﴾

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

تشریح: معجزہ کے معنی یہ ہے کہ مخلوق اس کی مثل لانے سے عاجز ہو جائے۔یعنی عاجز کر دینا اللہ تعالیٰ کا فعل ہوتا ہے جو نبی کی صداقت کی دلیل ہوا کرتا ہے، دوسرے یہ کہ جو انسان کی قدرت سے خارج ہے یعنی مردے کا زندہ کرنا ،لاٹھی کا سانپ بنا دینا، درخت کا کلام کرنا وغیرہ۔ یہ یاد رکھیں کہ ہمارے آقا و مولیٰ سرورِ کون و مکاں حضرت احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کو بے شمار معجزات عطا فرمائے جو آپ کی نبوت کے دلائل اہیں۔اور ہمارے آقا و مولیٰ کے معجزات اتنے ہیں کہ اسکا احاطہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری ☆ آنچہ خوباں ہمہ دارند کہ تو تنہا داری

قرآن مجید جو عظیم الشان معجزہ ہے، مشرکین مکہ کو چیلنج کیا گیا تھا کہ وہ ایک چھوٹی سی سورت ،سورہ الکوثر کے مثل لاکر بتاؤ تو وہ عاجز آگئے۔بدر وحنین میں جمع ہوکر اپنے جیالوں کا ماتم کرنے کی ضرورت نہیں تھی صرف ایک چھوٹی سی سورت کا مطالبہ تھا وہ ناکام ہوگئے، اگرچہ کہ تمام فنون وکلام میں درجہ کمال حاصل تھا، وہ قوم جن کو اپنی زبان دانی پر، اپنے اظہارِ بیان پر ناز تھا، وہ جن کو لغت وزبان پر عبور اور ید طولیٰ تھا اور قرآن مجید ان کی اپنی زبان میں نازل ہوا تھا۔لیکن ایک آیت تک نہیں بنا سکے۔فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھدائکم من دون اللہ ان کنتم صدقین قرآن کریم کے علاوہ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کے معجزات کا حال تو یہ ہے کہ کسی عاشق کے مطابق:

دو چار معجزے ہوں تو مانے بشر کوئی ☆ پوری حیات سلسلۂ معجزات ہے

آپ کی ہر روش معجزہ، ہر ادا معجزہ، کل صفات معجزہ، مسکرانا معجزہ، سکوت معجزہ،

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جنبشِ لب معجزہ، چلنا معجزہ، تکلم دانی معجزہ، تبسم ریزی معجزہ، بلکہ پوری حیات سلسلۂ معجزہ۔

قاضی عیاضؒ نے مختلف معجزات کا ذکر کیا مثلا چاند کا دوٹکڑے ہوکر زمین کے قریب آنا اور واپس چلے جانا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز عصر کیلئے سورج کو غروب ہونے کے بعد واپس لانا، انگشت ہائے مبارکہ کے درمیان سے پانی کے چشمے جارہ ہونا، آپ کے مس کرنے اور دعا کرنے سے اشیاء میں زیادتی ہوجانا، درختوں کا کلام کرنا اور آپ کی نبوت کی گواہی دینا، ستون حنانہ کا فراق میں گریہ کنار ہونا، جمادات وحیوانات سے متعلق معجزات کا ظاہر ہونا، مردوں کا زندہ ہونا، بیماروں کو تندرست کرنا، اس کے علاوہ قیامت کی نشانیاں بیان فرمانا۔

جس ذات محترم کا اسم مبارک برکت، ارشاد مبارک میں برکت، سنتوں میں برکت، ویسے ہی سرورِکونین ﷺ کے معجزات سے یہ بھی ایک ہیکہ آپ کی دعا اور برکت سے تھوڑا کھانا زیادہ ہوتا تھا۔ حضور نے ایک شخص کو نصف وسق جو عنایت فرمایا تھا کئی دن تک وہ استعمال کرتے رہے ختم نہیں ہوا لیکن ایک مرتبہ وہ جو ناپ لئے تو ختم ہوگیا۔

☆غزوہ خندق کے موقع پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر کی دعوت ایک صاع جو کا آٹا اور ایک بکری کے گوشت میں ایک ہزار سے زائد فوج نے شکم سیر ہوکر کھایا پھر کھانا اسی طرح باقی رہا اور گوشت اسی طرح باقی رہا۔ حضور اکرم ﷺ نے دیگچے اور آٹے میں اپنا لعاب دھن ڈال کر برکت کی دعا فرمائی تھی۔

حضرت جابر کے گھر کی دعوت کی تھی کیا شان ☆ ریزہ ریزہ مالکِ کل کی برکت سے بھرپور

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ایسے بیشمار احادیث صحیحہ موجود ہیں کہ آپ ﷺ کی برکت سے قلت میں کثرت ہوگئی۔حضرت سیدنا ابوطالب جب بھی دسترخوان پر آپ ﷺ تشریف فرمانہ ہوتے تو کھانانہیں کھاتے کہ جب تک محمد (ﷺ) نہ آجائیں کہ جس دسترخوان پر محمد ہوتے ہیں تھوڑا کھانا بہت سے لوگوں کیلئے کافی ہوجاتا تھا۔سرکارِ دوعالم ﷺ کی ذات پاک کے تصدق اللہ تعالیٰ نے امت کے اولیا کو بھی اس صفت سے متصف فرمایا۔

خرپوتی شرح قصیدہ بردہ میں ہے کہ ابوجہل کی دعوت پر یمن کا سردار حبیب ابن مالک مکہ معظّمہ آیا تھا تاکہ اسلام کا زور کم کرے۔لوگوں کو اسلام سے روکے،اس نے ابوجہل وغیرہ کے ساتھ یہ مطالبہ کیا تھا کہ آپ ہم کو آسمانی معجزہ یعنی چاند دو ٹکڑے کرکے دکھائیں،حضور اکرم ﷺ نے ان سب کو صفا پہاڑ پر لے جاکر یہ معجزہ دکھایا۔پھر وہ بولا کہ اب یہ معجزہ دکھائیں کہ بتادیں میرے دل میں کیا دکھ ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیری ایک بیٹی ہے جس کا نام سطیحہ ہے جو آنکھوں سے اندھی ، کانوں سے بہری، پاؤں سے لنگڑی ، زبان سے گونگی ، ہاتھوں سے لنجی ہے۔جا!اسے اللہ نے شفاء دیدی۔حبیب نے خود کلمہ پڑھا جب گھر پہنچا تو دروازہ کھولنے وہی بے دست و پا لڑکی سطیحہ آئی۔باپ کو دیکھ کر اس نے کلمہ پڑھا حبیب بولنے لگا کہ تجھے یہ کلمہ کون پڑھا گیا؟ ابھی تو اس ملک میں یہ کلمہ نہیں آیا،لڑکی کہنے لگی کہ میں نے اس حلیہ کے بزرگ کو خواب میں دیکھا جو یہ کہتے ہیں بیٹی تیرے باپ کو ہم مکہ میں کلمہ پڑھا رہے ہیں تو یہاں کلمہ پڑھ لے تجھے اللہ نے شفاء بھی بخش دی۔میں جاگی تو تندرست تھی اور یہ کلمہ زبان پر جاری تھا (خرپوتی) مرأت جلد ہشتم،ص ۱۱۶۔

ABULFIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف کو جن صحابہ کرام نے روایت کیا ہے ان میں حضرت انس، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ ابن عمر، حضرت حذیفہ، حضرت علی المرتضی، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنھم قابل ذکر ہیں۔حضرت انس سے روایت ہیکہ نبی کریم ﷺ نے چاند کے دوٹکڑے کرکے تاکید کے ساتھ کفار کو دکھایا۔اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔اقتربت الساعۃ وانشق القمر اس خبر کو حضرت جبیر بن مطعم نے ان کے بیٹے محمد اوران سے ان کے فرزند جبیر بن محمد نے روایت کیا۔شفاء شریف ص ۴۴۷۔

کسی نے قطروں کو ملایا اور دریا کردیا
خاک کے ذروں کو ہم دوشِ ثریا کردیا

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے رہبر ہوگئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آدمیت کا غرض ساماں مہیا کردیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کردیا

☆☆☆

باب ۔ 7

﴿ختم نبوت﴾

(24)عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ . کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتاً فَاَحْسَنَهُ وَاَجْمَلَهُ اِلَّا مَوْضَعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِیَةٍ ، فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَهُ وَیَقُوْلُوْنَ : هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ: فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِیّٖنَ .

Narrated by Hazrat Abu Huraira (Radhi Allahu Anhu): Allah's Messenger (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said: "My similitude in comparison with the other prophets before me, is that of a man who has built a house nicely and beautifully, except for a place of a brick in a corner. The people go about it and wonder at its beauty, but say: 'Would that this brick be put in its place!' So I am that brick, and I am the last of the Prophets."

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ میری مثال پچھلے انبیاء کے مقابل ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک بہت ہی خوبصورت گھر بنایا اور اسکو سجایا سنوارا۔لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی،لوگ آکر اس گھر کو دیکھنے لگے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اور کہنے لگے! یہاں کیوں اینٹ نہیں لگائی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میں وہی اینٹ ہوں اور خاتم النبیین ہوں۔

﴿صحیح البخاری: کتاب المناقب، باب خاتم النبیین 1-3442,501، صحیح مسلم: کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ ﷺ خاتم النبیین :2-2286,248﴾

(25) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعُ الْكَلِمِ وِنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمِ وُجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضَ طَهُوْراً وَمَسْجِداً وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِيُّوْنَ.

Hazrat Abu Huraira (Radhi Allahu Anhu) reported that the Messenger of Allah (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said:

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

I have been given superiority over the other prophets in six aspects: I have been given words which are concise but comprehensive in meaning; I have been helped by terror (in the hearts of enemies): spoils have been made lawful to me: the earth has been made for me clean and a place of worship; I have been sent to all mankind and the line of prophets is closed with me.

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دوسرے نبیوں پر چھ چیزوں میں فضیلت عطاً کی گئی ہے، مجھے جوامع الکلم دیئے گئے۔ میری رعب کے ذریعہ سے مدد کی گئی، مالِ غنیمت میرے لئے حلال کردیا گیا، ساری روئے زمین میرے لئے پاک اور مسجد بنادی گئی، مجھے ساری اولادِ آدم کی طرف بھیجا گیا اور میرے بعد نبوت کا خاتمہ کردیا گیا۔

﴿صحیح مسلم: کتاب المساجد 1-199، جامع ترمذی: کتاب السیر، 1-188﴾

تشریح: حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی بنا کر کے مبعوث فرمایا ہے اب آپ کی تشریف آواری کے بعد کوئی نبی نہیں، اب جتنے بھی دعویدارانِ نبوت ہیں سب جھوٹے کذاب ہیں، کیونکہ اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ:

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔

جوامع الکلم سے مراد لفظ کم معنی ومطالب بہت زیادہ، قرآن مجید کے الفاظ بھی جامع ہیں اور حضور اکرم ﷺ کے الفاظ بھی نہایت ہی جامع ہیں، ایسی بے شمار احادیث کتب احادیث میں ہیں جیسے احفظ لسانک، زبان کی حفاظت کرو، اس حدیث شریف میں ہمارے آقا حضور اکرم ﷺ کی خصوصیات کا ذکر ہے کہ یہ نعمتیں صرف حضورِ اکرم ﷺ ہی کو ملیں وہ کسی اور کو نہ ملیں۔

رعب کا مطلب یہ ہے کہ دشمنوں کے دل میں قدرتی طور پر حضور اکرم ﷺ کا رعب تھا کہ حضور اکیلے سو رہے ہیں اور ایک کافر تلوار لئے کھڑا رہا اور قتل نہ کرسکا اور تھرتھرا کر گر گیا۔

میرے لئے ساری زمین مسجد اور ذریعہ طھارت بنادی گئی، کہ ودسرے انبیاء

DARUL IDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

کے ادیان میں نماز صرف ان کے عبادت خانوں میں ہوتی تھی لیکن میری امت تمام روئے زمین پر جہاں چاہے نماز پڑھ سکتی ہے نہ صرف نماز بلکہ غسل اور بے وضو ئی دونوں کا تیمّم زمین پر ہوسکتا ہے۔حضور اکرم ﷺ کے صدقہ میں ہم کو یہ سہولت حاصل ہوئی کہ ساری روئے زمین پاک کردی گئی کہ جب نماز کا وقت آجائے نماز کو قضا نہ کرے بلکہ وقت پر ادا کرے۔

پچھلے ادیان میں جہاد بھی تھا اور جب جہاد میں مالِ غنیمت آتا تو یہ مال پہاڑ پر رکھ دیا جاتا اگر اس میں کچھ غبن نہ ہوتا تو غیبی آگ آتی اسے کھا جاتی۔لیکن حضور اکرم ﷺ کے صدقہ میں ہمارے دین میں مالِ غنیمت مجاہدین میں تقسیم ہوتا ہے۔جس طرح قربانی کا گوشت دوسرے دینوں میں کھایا نہیں جاتا بلکہ پہاڑ پر رکھ دیا جاتا تھا جسے آگ کھا جاتی تھے لیکن آپ کے تصدق قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتے ہیں اور دوسروں کو بھی کھلا سکتے ہیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

باب ۔ 8

﴿درودِ پاک بر مصطفیٰ ﷺ﴾

(26)عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَ ةَ قَالَ قَال رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہُ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ .

Hazrat Abu Hurairah (Radhi Allahu Anhu) reported: The Messenger of Allah (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said: "May his nose soil with dust in whose presence mention is made of me and he does not supplicate for me."

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

﴿جامع ترمذی: ابواب الدعوات، باب قول رسول اللہ ﷺ رغم انف رجل، 1401,4﴾

(27) عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رض قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ ﷺ فَقُلْنَا : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ عَلِمْنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ ، فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ؟ قَالَ قُوْلُوْا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ،وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ . اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ .

Hazrat Abu Muhammad Ka'b Bin 'Ujrah (Radhi Allahu Anhu) reported:

The Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) came to us and we asked him, "O Messenger of Allah (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam), we already know how to greet (Salam) you, but how should we supplicate (Salat) for you?" He (Sallahu Alaihi wa alihi wa Sallam) said: "Say: 'Allahumma salli 'ala Muhammadin, wa 'ala 'ali Muhammadin, kama sallaita 'ala 'ali Ibrahima, innaka Hamidum Majid. Allahumma barik 'ala Muhammadin, wa 'ala 'ali Muhammadin, kama barakta 'ala 'ali Ibrahima, innaka Hamidum Majid [O Allah, exalt the mention of Muhammad and the family of Muhammad as you exalted the family of Ibrahim. Truly / Indeed You are Praised and Glorious. O Allah, bless Muhammad and the family of Muhammad as You blessed the family of Ibrahim. Truly / Indeed You are Praised and Glorious."

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سیدنا ابومحمد کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ ہم نے آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ جان لیا ہے

،پس ہم کیسے آپ پر درود بھیجیں؟ آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو: اے اللہ! محمد ﷺ پر اور آپ کی آل مطہر پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر رحمت نازل کی، بے شک تو تعریف کے قابل اور بزرگی والا ہے۔اے اللہ محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی ہے، بے شک تو تعریف کے قابل اور شرف ومجد کا مالک ہے۔

﴿صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، 3-3189,1232، صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی بعد التشہد: 1-407,306﴾

تشریح: تفسیر روح البیان میں لکھا ہیکہ جب آیتِ درود نازل ہوئی تو آپ ﷺ کے دونوں رخسار مبارک نہایت خوشی سے سرخ ہو گئے اور فرمایا کہ تم لوگ مجھ کو بشارت اور مبارکباد دو کہ یہ ایسی آیت مجھ پر نازل ہوئی ہے کہ میرے نزدیک دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

اللھم صل علی سیدنا محمدوعلی آلہ وبارك وسلم۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

☆ترمذی میں روایت آئی ہے کہ جب تک تم اپنے نبی کریم ﷺ پر درود نہ بھیجو گے تب تک تمہاری دعا آسمان وزمین کے درمیان معلق رہے گی، ذرا بھی اوپر نہیں چڑھے گی۔

اللھم صل علی سیدنا محمد وسیلتی الیك وآلہ وسلم۔

☆امام احمد کی روایت میں ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر (70) دفعہ رحمت بھیجے گا۔

اللھم صل علی سیدنا محمدالنبی الامی وعلیٰ آلہ وسلم

☆ترمذی میں ارشادِ مبارک ہیکہ قیامت کے دن سب سے زیادہ وہ شخص مجھ سے نزدیک ہوگا جوسب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

اللهم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ آل محمد وبارك وسلم

☆ بڑا بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے،الصلاۃ والسلام علیك یاسیدی یا رسول الله ﷺ۔

ہم غلاموں کو چاہیئے کہ اپنے آقا ومولی حضور سرورِ عالم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں کثرت سے درود شریف کا نذرانہ پیش کرتے رہیں۔اہل محبت کوتو با قاعدہ، پابندی کے ساتھ ہر دن اچھے سے اچھا درود شریف آقا کی خدمت میں پیش کرتے رہنا چاہیئے۔اس کی تکمیل کیلئے ''دلائل الخیرات'' کواپنا معمول بنالیں۔اس مبارک کتاب کے فیوض وبرکات کے بیان سے زبان قاصر ہے۔

ہر مرض کی دوا درودِ شریف
دافعِ ہر بلا درودِ شریف

ورد جس نے کیا درودِ شریف
اور دل سے پڑھا درودِ شریف

☆☆☆

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

باب ۔ 9

﴿شفاعتِ کبریٰ﴾

(28)عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ .

Hazrat Anas Bin Malik (Radhi Allahu Anhu) narrates: The Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said: My intercession will be for those of my people who have committed major sins.

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میری امت میں گناہ کبیرہ کرنے والوں کیلئے ہوگی۔

﴿جامع ترمذی: کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی الشفاعۃ 4-2435,625، ابن ماجۃ: کتاب الزھد باب ذکر الشفاعۃ:2-4310,1441، ابوداؤد کتاب السنۃ، باب فی الشفاعۃ،4-739,236﴾

(29)عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ اِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْاُذُنِ، فَبَیْنَاھُمْ کَذَالِکَ اسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ ،ثُمَّ بِمُوْسٰی ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ .

Narrated by Hazrat `Abdullah bin `Umar (Radhi Allahu Anhu): The Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said: "On the Day of Resurrection, the Sun

will come near (to, the people) to such an extent that the sweat will reach up to the middle of the ears, so, when all the people are in that state, they will ask Hazrat Adam (Alaihis Salam) for help, and then Hazrat Moosa (Alaihis Salam), and then they will seek from Prophet Muhammad (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam).

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے رحمت ﷺ نے ارشادفرمایا: قیامت کے دن سورج لوگوں کے قریب آجائے گا اس کی وجہ سے لوگ نصف کانوں تک پسینے میں ڈوب جائیں گے۔اس حالت میں لوگ حضرت سیدنا آدم سے مدد چاہیں گے، پھر حضرت سیدنا موسیٰ سے پھر آخرکار سرکارِ دوعالم ﷺ سے مدد مانگیں گے۔

﴿صحیح البخاری: کتاب الزکاۃ، باب سائل الناس تکثرا،2-536,1406، طبرانی:8-30,8725﴾

(30)عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاكُوْنُ اَنَا وَاُمَّتِيْ عَلٰى تَلٍّ فَيَكْسُوْنِيْ رَبِّيْ حُلَّةً خَضْرَآءَ ثُمَّ يُوْذَنُ لِيْ فَاَقُوْلُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ اَقُوْلَ فَذَالِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ.

Narrated by Hazrat Ka'b Bin Malik (Radhi Allahu Anhu): The Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said: "the people will be resurrected on the

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

Day of Resurrection, me and my Ummah will be on a hill. My lord will dress me in green garment by my Lord, He will grant me to speak before him and to intercede, so I will speak by His will. That is Maqam-e-Mahmood.

حضرت سیدنا کعب بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا کہ لوگ قیامت کے دن اٹھائے جائینگے میں اور میری امت ایک چٹان یا ٹیلے پر ہوں گی مجھے میرا رب سبز حلہ پہنائے گا۔ پھر مجھے بات کرنے اور شفاعت کرنے کی اجازت دی جائے گی اور میں اللہ کی مشیت ومرضی سے کہوں گا پس یہی مقام محمود ہے۔

﴿مسند احمد بن حنبلؒ: 3-2,456، ابن حبان: 14-6479,399﴾

(31) عَنْ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَیْ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَیْرَ فَخْرٍ.

It was narrated from Hazrat Ubayy Bin Ka'b (Radhi Allahu Anhu), from his father, that the Messenger of Allah (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said: "When the Day of Resurrection comes, I will be the leader of the Prophets and the one who addresses them, and the one among them who will agree to intercede, and it is no boast."

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سیدنا طفیل بن ابی بن کعب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن سب انبیاء کا امام ہوں گا اور ان کی طرف سے اللہ کے ساتھ بات کرنے والا ہوں گا اور ان میں صاحبِ شفاعت رہونگا یہ فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا ہوں۔

﴿جامع ترمذی: کتاب المناقب، 2-3613,201، مسند احمد: 5-137،

ابن ماجۃ: کتاب الزھد 2-4314,1443.:﴾

تشریح: بخاری و مسلم کی ایک حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "انا سید ولد آدم یوم القیامۃ واول من ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع رواہ مسلم" قیامت کے دن میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور میں وہ پہلا ہوں جن کی قبر کھلے گی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں پہلا ہوں گا جن کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ بخاری شریف میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے وہ فرماتے ہیں کہ بروزِ قیامت تمام لوگ مایوسی کی حالت میں بیٹھے ہوئے ہوں گے۔ ہر امت نبی کی بارگاہ میں عرض گزار ہوں گی کہ حضور! ہماری شفاعت فرمایئے۔ یا نبی اللہ ہماری شفاعت کیجئے۔ آخر کار معاملہ ہمارے آقا محمد ﷺ تک جا پہنچے گا اس روز اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کو مقام محمود عطا فرمائے گا یعنی حضور ﷺ ایسے مقام پر کھڑا کیا جائے گا جس کو دیکھ کر سب چھوٹے بڑے انسان آپ کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہو جائیں گے۔

محدثین کرام نے اس کی شرح میں بے شمار کتابیں لکھیں ہیں، جن کا خلاصہ یہ ہے کہ سب سے پہلے ہمارے آقا حضور اکرم ﷺ شفاعت کریں گے اسی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

شفاعت کا نام شفاعت کبری ہے، پھر دوسرے شفیع شفاعت کریں گے جیسے انبیاء قرآن مجید، ماہِ رمضان، چھوٹے بچے، اولیا، علماء اور حفاظ۔اور ہمارے آقا کا لقب مبارک اسی لئے شفیع المذنبین ہے کہ اس وقت گنہگاروں کے غم کا مداوا ذات گرامی ہوگی۔

ہیں جتنے جی کے یہ سارے جھگڑے، مُچی جو آنکھیں تمام چھوٹے
کریم جلوہ وہاں دکھانا ، جہاں کہ سب منہ پھرا رہے ہیں

آپ کا یہ ارشاد گرامی کہ میں قیامت کے روز جملہ انسانون کا سردار ہوں گا حالانکہ آپ دنیا میں بھی سب لوگوں کے سردار ہیں اور قیامت میں بھی سب کے سردار رہیں گے،لیکن صرف قیامت کی سرداری کا تذکرہ اس لئے فرمایا ہے کہ وہاں آپ کی سیادت شفاعت منفرد مقام رکھتی ہوگی اور آپ کے سوا لوگوں کو اور کہیں پناہ نہیں مل سکے گی۔

درحقیقت قیامت کا دن شانِ محبوبی کی عکاسی کا دن ہوگا، اس دن ہر لب ساکت ہوگا اس لمحہ حبیب داور ﷺ کو گویائی کا شرف عطا کیا جائیگا۔اور آپ کی شفاعت کبیرہ گناہوں کیلئے ہوگی، بعض کم عقل اپنی عقل کی بساط پر سوچنے لگتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ اگر معاذ اللہ انبیاء کرام بھی اگر اعمال صالحہ نہ کریں تو جنت میں داخل نہ ہوسکیں گے۔ کنز العمال کی حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو شخص میری شفاعت کا منکر ہوگا کل قیامت کے دن وہ میری شفاعت کبریٰ سے محروم رہے گا، اسی لئے شاعرِ صادق نے کہا:

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

باب ۔ 10

﴿توسل بالمصطفی ﷺ﴾

(32)عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَجُلاً ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اُدْعُ اللّٰهَ لِيْ اَنْ يُعَافِيَنِيْ . فَقَالَ اِنْ شِئْتَ اَخَّرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَّاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ اُدْعُهُ، فَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْءَ هُ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ ،يَامُحَمَّدُ اِنِّيْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلَى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهِ لِتُقْضٰى .اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ''.

It was narrated from 'Uthman bin Hunaif that a blind man came to the Prophet (?) and said:
"Pray to Allah to heal me." He said: "If you wish to store your reward for the Hereafter, that is better, or if you wish, I will supplicate for you." He said: "Supplicate." So he told him to perform ablution and do it well, and to pray two Rak'ah, and to say this supplication: "Allahumma inni as'aluka wa atawajjahu ilaika bimuhammadin nabiyyir-rahmah. Ya Muhammadu inni qad tawajjahtu bika ila rabbi fi hajati hadhihi lituqda. Allahumma fashaffi'hu fiyya (O Allah,

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

I ask of You and I turn my face towards You by virtue of the intercession of Muhammad the Prophet of mercy. O Muhammad, I have turned to my Lord by virtue of your intercession concerning this need of mine so that it may be met. O Allah, accept his intercession concerning me)".

حضرت سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ یارسول اللہ میرے لئے عافیت (بینائی واپس آنے) کی دعا فرمائیے، آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تمہارے لئے دعا کو مؤخر کردوں جو تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر کہو تو ابھی دعا کردوں۔ انہوں نے عرض کیا: آپ دعا فرمادیں۔ آپ نے ان کو اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا (نماز کے بعد) یہ دعا کرو: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ ،یَامُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی ۔اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ**" اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور نبی رحمت ﷺ کے وسیلہ سے تیری طرف رجوع ہوتا ہوں۔ اے محمد ﷺ! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ وہ پوری ہو۔

اے اللہ! میرے حق میں سرکارِ دوعالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔

﴿جامع ترمذی: ابواب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، باب فی دعاء الضعیف 3578,569-5، ابن ماجۃ: کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب ماجاء فی صلاۃ الحاجۃ 1385,441-1، مسند احمد، 1724,138-4﴾

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(33)عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا اَذْنَبَ آدَمُ علیہ السلام الذَّنْبَ الَّذِیْ أَذْنَبَہُ رَفَعَ رَاْسَہُ اِلَی الْعَرْشِ فَقَالَ: اَسْئَالُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ اِلَّا غفَرْتَ لِیْ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ تَبَارَکَ اسْمُکَ ، لَمَّا خَلَقْتَنِیْ رَفَعْتُ رَأْسِیْ اِلٰی عَرْشِکَ فَرَأَیْتُ مَکْتُوْباً ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ“ فَعَلِمْتُ اَنَّہُ لَیْسَ اَحَدٌ اَعْظَمَ عِنْدَکَ قَدْرٌ مِّمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَہُ مَعَ اِسْمِکَ ، فَاَوْحَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَیْہِ: یَاآدَمُ ، اِنَّہُ آخِرُ النَّبِیِّیْنَ مِنْ ذُرِّیَّتِکَ ، وَاِنَّ اُمَّتَہُ آخِرُ الْاُمَمِ مِنْ ذُرِّیَّتِکَ وَلَوْلَاہُ یَا آدَمُ مَا خَلَقْتُکَ .

On the authority of Hazrat Umar Bin Khattab (Radhi Allahu Anhu): The Messenger of Allah (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said: "When Adam committed his sin (unwantedly), he said, 'O Allah, I ask You by virtue of Muhammad (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) to forgive me.'

Allah said, 'O Adam, how do you know of Muhammad (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam)? (when I have not yet created him)' He said, 'O Lord, when You created me, I raised my head and saw

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

written on the Throne, La ilaha ill-Allah Muhammad Rasool Allah [There is no god but Allah, Muhammad is the messenger of Allah]. Then I knew that You would not mention in conjunction with Your name any but the most beloved of Your creation to You.' Allah said: indeed he is the last of the Prophets and his Ummah will be last Ummah among your descendents. Were it not for Muhammad, I would not have created you."

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی تو انھوں نے اپنا سرِ مبارک آسمان کی جانب اٹھایا اور کہنے لگے: اے اللہ (اگر تو مجھے معاف نہ کیا تو میں) محمد مصطفیٰ ﷺ کے توسل سے تجھ سے سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے معاف فرما)، اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ محمد ﷺ کون؟ پس حضرت آدم کہنے لگے: تیرا نام پاک ہے تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی جانب اٹھایا تو میں نے وہاں ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' لکھا دیکھا۔ لھذا میں جان گیا کہ یہ ذات ضرور اولوالعزم ذات ہے، جس کا اسمِ پاک تو نے اپنے اسم مبارک کے ساتھ ملایا ہے پس اللہ نے وحی فرمائی کہ اے آدم! وہ تیری نسل میں سے آخری نبی ہیں اور ان کی امت تمہاری نسل کی آخری امت ہوگی اور اگر وہ ذات نہ ہوتی تو میں تمہیں بھی پیدا نہ کرتا۔

﴿طبرانی 2-992,182:، امام سیوطی: جامع الاحادیث، 11-94۔﴾

(34)عَنْ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيْدٍ يَقُوْلُ: ذَهَبْتْ بِىْ خَالَتِىْ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ،اِنَّ ابْنَ اُخْتِىْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِىْ وَدَعَا لِىْ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ ،ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ ،فَنَظَرْتُ اِلَى خَاتِمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

Hazrat As-Sa'ib bin Yazid (Radhi Allahu Anhu) said: My aunt took me to the Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) and said, "O Allah's Messenger (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam)! This son of my sister has got a disease." So he passed his hands on my head and prayed for Allah's blessings for me; then he performed ablution and I drank from the remaining water. I stood behind him and saw the seal of Prophethood between his shoulders, and it was like the "Zir-al-Hijla" (means the button of a small tent, but some said 'egg of a partridge.')

حضرت سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ میری خالہ مجھے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جا کر عرض کیں۔ یارسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے تو آپ نے میرے سر پر اپنا مبارک ہاتھ رکھا اور میرے لئے برکت کی دعا کی پھر وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا پھر آپ کے پیچھے کھڑا ہوگیا تو آپ کے شانوں کے درمیان واقع مہرِ نبوت کی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

زیارت کی جو کبوتر کے انڈے جیسی تھی۔

﴿صحیح البخاری: کتاب الوضو، باب استعمال فضل وضوء الناس: 1-18 ,187، امام بخاریؒ نے اس حدیث کو کتاب المناقب اور کتاب المرضی میں بھی روایت کیا ہے۔ صحیح مسلم: کتاب الفضائل ،باب اثبات خاتم النبوۃ وصفتہ ومحلّہ من جسدہ 4-1833 ,2345﴾

تشریح: عطا تو اللہ تعالیٰ ہی فرماتے ہیں مگر کبھی حبیب پاک کے صدقہ میں ملتا ہے تو کبھی اولیاء عظام کے وسیلہ سے ملتا ہے۔ خود قرآن پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ ،اے ایمان والو اگر تمہیں دنیا و آخرت میں فلاح و کامیابی کا زینہ چڑھنا ہو تو تم اللہ سے ڈرو اور اس کے دربار تک رسائی کیلئے وسیلہ تلاش کرو، اس آیت مبارکہ میں پہلے تقوی یعنی عبادات وریاضات، مجاہدے ذکر واذکار سب کو بیان کرنے کے بعد کہا گیا کہ اب وسیلہ تلاش کرو، اس سے پتہ چلا کہ عبادت اور شئے ہے اور وسیلہ اور ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کو وسیلہ نبی محتشم کی ضرورت ہے تو کیوں ہم کو وسیلہ کی حاجت نہیں، اگر وسیلہ غیر اللہ شرک ہوتا تو اللہ پاک حضرت آدم کو منع فرماتے اور ان کی توبہ قبول نہ فرماتے۔

دوسری روایت میں حضور اکرم ﷺ اپنے ایک نابینا صحابی کو یہ دعا سکھلا رہے ہیں کہ جب بھی کوئی دعا کرنی ہو تو میرے وسیلہ و توسل کے ذریعہ سے کرو تب جا کر کہ تمہاری دعا قبول ہوگی۔ آپ ﷺ چاہتے تو وہ صحابی کیلئے دعا فرما دیتے یا اپنا لعاب دہن ان کی آنکھ کو لگا دیتے وہ صاحبِ بینا ہو جاتے مگر سرکارِ دوعالم ﷺ نے قیامت تک کیلئے امت کو یہ سبق دیدیا کہ میں چاہے ظاہری دنیا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

میں رہوں یا نہ رہوں تم پر لازم ہے کہ تم اپنی دعاؤں میں میرا وسیلہ قائم اور دائم رکھنا۔

یوم آخرت میں تو مکمل طور پر وسیلہ کا باب عیاں ہو جائیگا کہ ساری خلقت ملکر حضرات انبیاء کرام کی خدمت میں وسیلہ تلاش کرنے کیلئے جائے گی مگر کوئی نہ ہوگا جو ان کی دادرسی کرے، آخرکار سب لوگ ہمارے کریم نبی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔

☆☆☆

ابوالفدا اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

باب ۔ 11

﴿ قاسمِ کونین ﷺ ﴾

(35)عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ یَوْماً فَصَلّٰی عَلٰی اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهُ عَلَی الْمَیِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ: اِنِّیْ فَرَطُکُمْ وَاَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْکُمْ اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِیَ الْاٰنَ وَاِنِّیْ قَدْ اُعْطِیْتُ خَزَائِنَ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ بَعْدِیْ اَنْ تُشْرِکُوْا وَلٰکِنْ اَخَافُ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا.

Narrated by Hazrat `Uqba bin `Amr (Radhi Allahu Anhu): The Prophet (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) once came out and offered the funeral prayer (visited the graves and supplicated for them) for the martyrs of Uhud, and proceeded to the pulpit and said, "I shall be your predecessor and a witness on you, and I am really looking at my sacred Fount now, and no doubt, I have been given the keys of the treasures of the world. By Allah, I am not afraid that you will worship others along with Allah, but I am afraid that you will envy and fight one another for worldly fortunes."

حضرت سیدنا عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہیکہ حضور اکرم ﷺ ایک روز تشریف لے گئے اور احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھتے ہیں۔ پھر منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ میں وہاں تم لوگوں کیلئے کام بنانے والا ہوں گا اور میں تم پر گواہ ہوں۔ قسم خدا کی میں اب اس وقت اپنے حوض (یعنی حوضِ کوثر) کو دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دیدی گئی ہیں۔ قسم خدا کی مجھ کو تم پر یہ ڈر نہ رہا کہ تم میرے بعد پھر شرک کرنے لگو گے مگر یہ ڈر ہے کہ کہیں دنیا میں پڑ کر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔

﴿صحیح البخاری: کتاب المناقب، 3596 ,61-4، کتاب الرقائق 6590، مسند احمد بن حنبل 153 -4﴾

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(36)عَنْ حَمِیْدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِیَةَ خَطِیْباًیَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیِّ ﷺ مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْراً یُفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ یُعْطِیْ وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰی اَمْرِ اللّٰهِ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ.

Hazrat Humaid Bin Abdul Rahman said, I heard Hazrat Muawiya (Radhi Allahu Anhu) saying:

I heard Allah's Messenger (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said, "If Allah wants to do good to a person, He makes him comprehend the religion. I am alone the distributor (of everything), and Allah

grants me. (And remember) that this nation (true Muslims) will keep on following Allah's teachings strictly and they will not be harmed by any one going on a different path till Allah's order (Day of Judgment) is established."

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے خطبے میں سنا وہ کہتے تھے میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ فرماتے کہ اللہ کو جس کی بھلائی منظور ہوتی ہے اسکو دین کی سمجھ (فقہ) عنایت فرماتا ہے اور میں ہی بانٹنے والا ہوں اور اللہ تقسیم کرتا ہے۔ یہ جماعت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی، دشمنوں سے اسکو کچھ نقصان نہ پہنچے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائیگا۔

﴿صحیح البخاری: کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین، 1-17,16﴾

تشریح: قرآن وحدیث کے ترجمے اور الفاظ رٹ لینا علم دین نہیں بلکہ ان کا سمجھنا علم دین ہے یہی مشکل ہے۔اسی کیلئے فقہا کی تقلید کی جاتی ہے، اسی وجہ سے تمام مفسرین ومحدثین اپنے علم پر نازاں نہ ہوئے بلکہ ائمہ محدثین کے مقلد ہوئے۔

رب فرماتا ہے: من یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا۔ وہاں حکمت سے مراد فقہ ہی ہے، دوسرے یہ کہ حدیث وقرآن کا علم کمال نہیں بلکہ ان کا سمجھنا کمال ہے، عالم دین وہ ہے جسکی زبان پر اللہ ورسول کا فرمان ہو اور دل میں ان کا فیضان، فیضان کے بغیر فرمان بے کار رہے گا۔

دوسرا اہم نکتہ جو اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ دین و دنیا کی ساری نعمتیں علم، ایمان، مال، اولاد، وغیرہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے بانٹتے حضورﷺ ہیں، جسے جو ملا حضور کے ہاتھوں سے ملا کیونکہ یہاں نہ اللہ کی دین میں کوئی قید ہے نہ حضور کی تقسیم میں۔لہذا یہ خیال غلط ہے کہ آپ صرف علم بانٹتے ہیں ورنہ پھر یہ لازم آئیگا کہ خدا بھی صرف علم ہی دیتا ہے خیال رہے کہ حضور اکرم ﷺ کی دین یکساں ہے مگر لینے والوں کے لینے میں فرق ہے۔(فضائل سید المرسلین ص ۱۸۷)

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی دولت ہے ان کے خالی ہاتھ میں

☆☆☆

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

باب ۔ 12

﴿ حبِّ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ﴾

(37)عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهُ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّعْمَلَ کَعَمَلِهِمْ قَالَ: اَنْتَ یَا اَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ: فَاِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: فَاِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ فَاَعَادَهَا اَبُوْذَرٍّ فَاَعَادَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

Hazrat Abu Dharr (Radhi Allahu Anhu) said, "I asked, 'Messenger of Allah (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam), what if a man loves a people but his deeds are not like them?' He replied, 'Abu Dharr, you are with the one you love.' I said, 'I love Allah and His Messenger.' He said, 'Abu Dharr, you are with the one you love.'" Abu Dharr then repeated it. The Messenger of Allah (Sallallahu Alihi wa Sallam) also repeated the same answer.

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ایک آدمی کچھ (صالح) لوگوں سے محبت کرتا ہے اوران کے جیسے عمل بھی نہیں کرسکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر تم ان کیساتھ ہی رہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ مجھے تو اللہ اوراس کے حبیب پاک ﷺ سے محبت ہے آپ نے پھر وہی

فرمایا: یعنی اے ابوذر تم انہیں کیساتھ رہو گے جن سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت ابوذر نے یہی سوال دوبار کیا اور سرکارِ دوعالم ﷺ نے جواب میں اسی کو دہرایا۔

﴿ صحیح البخاری: کتاب الادب المفرد، 1-351,128، مسند احمد: 5-61416,156، ابوداؤد 4-5126,333 ﴾

تشریح: حضرت شیخ الاسلام عارف باللہ فضیلت جنگ بہادر محمد انوار اللہ خان فاروقی علیہ الرحمہ بانی جامعہ نظامیہ حبّ رسول کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک اونٹ بارگاہِ خیر الانام ﷺ میں حاضر ہوا اور سجدہ ریز ہوگیا جب صحابہ کرام نے دیکھا کہ جانور حضور اکرم ﷺ کو سجدہ کیا کرتے ہیں تو عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم تو اس سے زیادہ مستحق ہیں کہ یہ خدمت و تعظیم بجالائیں اور آپ کو سجدہ کریں۔ فرمایا کہ کسی بشر کو سزاوار نہیں کہ سجدہ کریں۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی عظمت حیوانات کے دل میں بھی اس قدر تھی کہ آپ کو سجدہ کیا کرتے تھے اور فرشتوں نے جو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا اس میں بھی تعظیم آنحضرت ﷺ ملحوظ تھی کہ نورِ مبارک آپ کی پیشانی مبارک میں تھا چنانچہ علامہ ابن حجر ہیتمیؒ نے در منصور میں لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو حضور ﷺ کی رحمت سے یہ حصہ پہنچا کہ فرشتوں نے ان کو سجدہ کیا اس لئے کہ آپ ان کے صلب میں تھے اور حضرت نوح علیہ السلام جو کشتی سے صحیح وسالم اترے اور ابراہیم علیہ السلام پر آگ جو سرد ہوگئی یہ سب حضور اکرم ﷺ کی رحمت کا اثر تھا اس لئے کہ حضرت ان حضرات کے صلب میں تھے۔ یہ بات حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اس قصیدے سے معلوم ہوتی ہے جس کو انہوں نے آپ کے روبرو پڑھا اور حضرت سن کر خوش ہوئے۔ (انوارِ احمدی ص ۱۹۴ - ۱۹۵)

AHLE SUFFA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہ خلاصہ ان سب کا یہ ہوا کہ عناصر سے لیکر اجسام اور جمادات سے لیکر ملکوت اور زمین سے لے کر آسمان اور ازل سے لکر ابد تک ہر چیز آپ ﷺ کی عظمت کی گواہی دے رہی ہے (انوار احمدی ۱۹۸) اگر جن وانس آنحضرت ﷺ کی عظمت کو نہ مانیں تو انہیں کا نقصان ہوگا اس سے عظمت میں حضرت ﷺ کے کسی قسم کا دھبہ نہیں آسکتا۔ (انوار احمدی ۱۹۷)

علماء کرام نے کہا ہے کہ محبت کو حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا ذکر شریف کثرت سے کریں، ذکر شریف کے وقت خشوع وخضوع، اشتیاق دیدار، کیف ولذت، اطاعت واتباع، کثرتِ درود وسلام، ذکر شریف کے وقت اظہار خوشی اور حضور اکرم ﷺ کے تمام منسوبات سے محبت بھی لازم ہے اور یہ سب محبت ہی میں داخل ہے۔ آپ سے نسبت رکھنے والی ہر شئی سے محبت بھی ضروری ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضور اکرم ﷺ سے محبت ہی ایمان ہے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہ ہوگا جب تک کہ وہ حضور ﷺ سے اپنی جان، ماں باپ، آل واولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبت نہ رکھے۔ کتنی خوش خبری ہے کہ مسلم شریف کی حدیث میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں مجھ سے زیادہ محبت کرنیوالے وہ لوگ ہوں گے جو میری وفات کے بعد پیدا ہوں گے اور اس امر کی آرزو کریں گے کہ اگر وہ مجھ کو دیکھ لیں تو اپنے اہل وعیال کو مجھ پر فدا کردیں۔

وہ دل ہی نہیں جس میں تیرا عشق نہ ہوئے
وہ منہ ہی نہیں جس میں تیرا ذکر نہیں ہے

حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے غارِ ثور میں حضور اکرم ﷺ کی خاطر اپنی قمیص مبارک کو پھاڑ کر سوراخوں کو بند کر دیا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا عشق رسول، حضرت ابوبکر کا سارا مال آپ کی خدمت میں لانا، حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا اپنے دانتوں کا نکالنا، حضرت ربیعہ ابن کعب رضی اللہ عنہ کا حضور کی محبت میں رات رات بھر جاگنا اور خدمت کرنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی محبت میں آیت کا نزول۔ حضرت زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہ کا حضور کی محبت کی خاطر اپنے والدین کے ساتھ جانے سے انکار، کہ ایسے سرور کائنات کی خدمت میں رہتے ہوئے مجھے کسی کی ضرورت نہیں کہ نہ ماں کی ممتا، نہ باپ کی شفقت، میرے آقا ہی میرے ملجا وماوا ہے اس در کی غلامی دنیا کی شہنشاہی سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔

صرف حبِّ نبوی حشر میں کام آئی جلیلؔ
طاعتیں آئیں نہ زھد آیا نہ تقوی آیا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

☆☆☆

باب ۔ 13

﴿التبرک والتوسل بلآثارِ المبارکۃ﴾

(38)عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَی اَسْمَاءِ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رض فِیْ رِوَایَةٍ طَوِیْلَةٍ اَخْبَرَتْنِیْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَكْرٍ رض عَنْ جُبَّةِ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ : هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاخْرَجَتْ اِلَیَّ جُبَّةَ طِیَالَسَةً كِسْرَوَانِیَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِیْبَاجٍ ،فَرْجُهَا مَكْفُوْفَیْنِ بِالدِّیْبَاجِ فَقَالَتْ :هٰذِهٖ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتّٰی قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَلْبَسُهَا ،فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰی یُسْتَشْفٰی بِهَا .

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

Abdullah, the freed slave of Asma' (the daughter of Abu Bakr) said in a long Hadeeth, Hazrat Asma Bint Abi Bakr (Radhi Allahu Anha) told me about the cloak of the Prophet:

"Here is the cloak of Allah's Messenger (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam), and she brought out to me that cloak made of Persian cloth with a hem of brocade, and its sleeves bordered with brocade and said: This Allah's Messenger's cloak was with Hazrat 'A'ishah (Radhi Allahu Anha) until she died,

and when she died. I got possession of it. The Apostle of Allah (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) used to wear that, and we washed it for the sick and sought cure thereby.

حضرت سیدتنا اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عبداللہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہما نے حضور اکرم ﷺ کے جبہ مبارک کے متعلق بتایا اور فرمایا: یہ نبی کریم ﷺ کا جبہ ہے اور پھر انہوں نے ایک جبہ مبارکہ نکال کر دکھایا جو موٹا دھاری دار کسروانی جبہ تھا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اسکے دامن پر دیباج کے سنجاف تھے۔ حضرت اسماءؓ نے فرمایا یہ جبہ حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا پھر میں نے لے لیا۔ یہی وہ جبہ ہے جسے حضور اکرم ﷺ پہنتے تھے اور ہم اسکو دھوکر اس کا پانی مریضوں کو پلاتے ہیں اور اسکے ذریعہ سے شفاء طلب کیجاتی ہے۔

﴿صحیح مسلم: کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم استعمال اناء الذھب والفضۃ علی الرجل :3-1641,2069 ، ابوداؤد، کتاب اللباس، باب الرخصۃ فی العلم، خیط الحریر:4-49,4050، بیہقی:3-423,4010﴾

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

تشـــریح: روزِ ازل سے اہل اسلام آثار شریفہ کی تعظیم وتوقیر کو عین ایمان سمجھتے ہیں، ایک بے جان حقیر پتھر جسے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے قدم مبارک سے چھونے کی وجہ سے اللہ جل جلالہ کے نزدیک اتنا عزیز ہوگیا کہ اسے جائے نماز کا حکم ملا۔ یہ تو ایک نبی کے آثار تھے، آیئے دیکھیں اللہ تعالیٰ اپنے اولیا وصلحاء کے تبرکات کی حفاظت کا کیا انتظام واہتمام فرماتا ہے، بے جان صفا ومروہ

پہاڑ حضرت سیدتنا ہاجرہ علیہا السلام کی نسبت سے شعارِ اسلام قرار پایا۔تابوتِ سکینہ جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا مبارک نعلین مبارک اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ شریف تھے جن کی برکت سے نبی اسرائیل ہمیشہ کافروں پر فتح حاصل کرتے تھے اس تابوت میں ایک طشت تھا جس میں انبیاء کرام کے سینے مبارکہ دھوئے جاتے تھے۔

جب تمام انبیاء کے آثار پاک کا ذکر خداوند قدوس اپنے کلام آخر میں فرماتا ہے اور اسکی شان وعظمت کا یہ حال ہے تو نبیوں کے امام، باعثِ تخلیق عالم وآدم حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات محترم اور آپ سے مس ہونے والی اشیاء کی عظمتوں کا عالم کیا ہوگا۔ الصلاۃ والسلام علیك یا سیدی یارسول الله صلی الله علیك وعلی آلك وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔

آج کے اس مادی دور میں ایسے بہت سے نام نہاد متقی وپرہیزگار پیدا ہوگئے ہیں جوتقوی کے مقام ثریا پر اپنے آپ کو گامزن سمجھتے ہیں،اور دوسری جانب آثار پاک کا مذاق اڑایا جاتا ہے جب جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ''تقوی القلوب'' کا ذکر فرمایا وہ سب حضور پرنور ﷺ اور آثارِ پاک کی تعظیم وادب کرنے والوں کو اس کا اہل قرار دیا ہے۔ذالك ومن یعظم شعائر الله فانها من تقوی القلوب (دلوں کا متقی وہ ہے جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے) اور پھر آپ دیکھیں گے سورہ حجرات میں فرماتا ہے امتحن الله قلوبهم للتقوی (اللہ نے ان کے قلوب کو تقوے کیلئے منتخب فرمالیا ہے) یہاں صرف ادب رسول بجالانے پر متقی کی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

سند عطا کی جارہی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ حقیقتاً متقی وہ ہے جو نبی کریم ﷺ کا ادب وتعظیم بجالائے۔اس سے ماوراء جو بھی عقیدہ ہے وہ باطل ہے۔

صحیحین میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے سرِ مبارک کے زلف ہائے مبارکہ کوترشوا کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا اور حکم دیا کہ انھیں لوگوں میں تقسیم کردیں۔

مقام حدیبیہ میں حضور اکرم ﷺ نے حجامت بنوا کر زلف مبارک ایک سبز درخت پر پھینک دئے تمام صحابہ کرام اسی درخت کے نیچے جمع ہوگئے اور حضور ﷺ کے تبرکات کو ایکدوسرے سے چھیننے لگے حضرت ام عمارہ فرماتی ہیں کہ میں نے بھی چند بالِ مبارک حاصل کر لئے حضور اکرم ﷺ کے بعد جب کوئی بیمار ہوتا تو میں ان مبارک آثار کو پانی میں ڈبو کر پانی مریض کو پلاتی تو رب العزت اسے صحت عطا فرماتے (شواہد النبوۃ)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بے شمار احادیث اور صحابہ کرام کے واقعات آثار شریف کی فضیلت میں بھرے پڑے ہیں۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا اپنی ٹوپی میں موئے مبارک کا رکھنا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا منبر اطہر کو مس کر کے ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیر لینا۔احد کے دن آپ کا اپنا سر مبارک کا پہاڑ کی طرف مائل ہونا اور پہاڑ کو اللہ نے نرم کردیا کہ آپ نے اپنا سرِ مبارک اس میں داخل کردیا اور وہ نشان اب تک ظاہر ہے۔ حضرت ام سلمٰی کا حضور اکرم ﷺ کے موئے مبارک کی زیارت کروانا۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا حضور اکرم ﷺ کے پسینہ مبارک کو خوشبو میں ملانا وغیرہ وغیرہ۔یہ عنوان اس قدر طویل ہے کہ بیان سے ہے زبان

قاصر......کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:۔

عروجِ حسن سے آگے میرے سرکار کے گیسو
میرے رب کو بھی ہیں پیارے میرے سرکار کے گیسو

ڈباتی ام سلمہ پانی میں موئے مبارک کو
مریضوں کو شفا دیتے میرے سرکار کے گیسو

منی میں بال کٹوا کر دیا جب حکم آقا نے
ابو طلحہ نے پھر بانٹے میرے سرکار کے گیسو

☆☆☆

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سینٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

باب ۔ 14

﴿افضلیتِ مصطفی ﷺ﴾

(39) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنُ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ . قَالَ قَال رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِىْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ : اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِىْ الَّذِىْ يَمْحُو اللّٰهُ بِىَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِىْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ .

Narrated by Hazrat Jubair Bin Mut`im (Radhi Allahu Anhu): Allah's Messenger (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said, "I have five names: I am Muhammad and Ahmad; I am Al-Mahi through whom Allah will eliminate infidelity; I am Al-Hashir who will be the first to be resurrected, the people being resurrected near my feet; and I am also Al-`Aqib (i.e. There will be no prophet after me).

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد اور احمد ہوں اور ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے کفر کا خاتمہ کردے گا اور میں حاشر ہوں کہ سب لوگ میرے قدموں کے پاس ہی محشر میں اٹھائے جائیں گے، اور میں عاقب ہوں (عاقب: سب سے آخر آنے والا، کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے)

﴿صحیح البخاری: کتاب المناقب، باب ما جاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ: 1-3339,501، صحیح مسلم: کتاب الفضائل، باب فی اسماء ﷺ 1-23554,261، جامع ترمذی: کتاب الاداب، باب ما جاء فی اسماء النبی ﷺ: 2-2840,107﴾

(40)عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آتِی بَابَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَاسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ :مَنْ اَنْتَ؟ فَاَقُوْلُ : مُحَمَّدٌ، فَیَقُوْلُ بِکَ اُمِرْتُ اَنْ لَا اَفْتَحَ لِاَ حَدٍ قَبْلَکَ .

Narrated by Hazrat Anas Bin Malik (Radhi Allahu Anhu) reported:

The Messenger of Allah (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam) said: I will come to the gate of Paradise on the Day of Resurrection and would seek its opening. And the keeper (of paradise) would say: Who are you? I would say: Muhammad (Sallallahu Alaihi wa Aalihi wa Sallam). He would then say: It is for you that I have been ordered, and not to open it for anyone before you.

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن میں جب جنت کے دروازہ پر آؤنگا اور اسے کھٹکھٹاؤں گا، جنت کا خازن پوچھے گا کہ آپ کون ہیں؟ میں جواب دوں گا کہ محمد ﷺ! وہ عرض کرے گا کہ مجھ کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ سے پہلے جنت کا دروازہ کسی کیلئے نہ کھولوں۔

﴿صحیح مسلم: کتاب الایمان 1-197,112، کنز العمال: 11-31953,416﴾

تشریح:

حسن یوسف دم عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند کہ تو تنہاداری

حضرت دادا پیر سیدی ومولائی محدثِ دکن ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی قادری قدس سرہ میلادنامہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

''لوگو تم کو کچھ خبر ہے کہ ایک عظیم الشان رسول آگیا جس کا وجود افضل الموجودات، جس کی روح تمام پاک ارواح سے مطہر، جس کا قبیلہ وخاندان افضل القبائل، جس کی زبان تمام زبانوں سے بہترین، جس کی کتاب تمام الٰہی کتابوں میں بہترین، جس کی آل بہترین آلِ انبیاء، جس کے اصحاب بہترین اصحابِ انبیاء، جس کا زمانہ سب زمانوں سے بہتر، جس کا روضہ انور سب مکانوں سے بہتر حتیٰ کہ عرشِ اعظم سے بھی افضل ایک وقت سفر میں صحابہ کو پانی کی ضرورت تھی تو آپ کی انگلیوں سے پانی بہا وہ انگلیوں کا پانی افضل سب پانیوں سے حتیٰ کہ زمزم سے بھی''

علامہ یوسف نبہانیؒ نے جواہر البحار فی فضائل النبی المختار میں لکھا ہے امام فخر الدین رازیؒ نے آیت تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض کی تفسیر میں فرمایا کہ گروہِ انبیاء کرام میں ایک دوسرے کو فضیلت دی لیکن حضور اکرم ﷺ سب سے افضل ہیں اس فضیلت کی متعدد وجوہات ہیں ان فضائل ومناقب کا احاطہ کرنا انسان کے بس کی بات نہیں، صرف چند تبرکاً وتیمناً بیان کیا جاتا ہے۔

۱) رحمۃ للعالمین: وما ارسلناك الا رحمة للعالمين

(ہم نے آپ کو سارے عالموں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(۲)رفعتِ ذکر: ورفعنا لك ذکرك (ہم نے آپکی خاطر آپکاذکر بلند کردیا)

۳)اطاعت رسول: من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (جو نبی کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کرلی)

(۴)عزتِ رسول: وللہ العزۃ ولرسولہ (اورعزت تواللہ اوراسکے رسول کی

۵) بیعتِ مصطفیٰ: ان الذین یبایعونك انما یبایعون اللہ، ید اللہ فوق ایدیھم (بیشک جولوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے)

۶)رضائے مصطفیٰ: واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ (اللہ اور رسول کا حق زائد ہے کہ اسے راضی کیا جائے)

۷)تعمیل حکم محبوب: یاایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول (اے ایمان والو اللہ اور اسکے رسول کے بلانے پر چلے جاؤ)

۸)ساری مخلوق کی طرف مبعوث: وما ارسلناك الا کافۃ للناس (ہم نے آپ کو ساری خلقت کی طرف نبی بنا کر روانہ فرمایا ہے)

۱۰) آپ کا دین تمام ادیان میں افضل۔

(۱۱)حضور ﷺ کی امت تمام امم سے افضل۔

۱۲) حضرت ابراہیمؑ کو اللہ نے خلیل اللہ بنایا، حضرت موسیٰؑ کو ہمکلامی کا شرف عطا فرمایا، حضرت عیسیٰؑ کو ایک کلمہ اور اسکی روح، اور ہمارے آپ کے آقا کو اپنا حبیب بنایا۔(جواہر البحار)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

یا محمد نہیں کونین میں ثانی تیرا
تو جو ایسا ہے تو خالق تیرا کیسا ہوگا

وہ تو موسیٰ ہوئے دیدار کو جس نے چاہا
جس نے دیکھا اسے بتلاؤ وہ کیسا ہوگا

۱۳) اللہ پاک نے قرآن پاک میں جہاں اطاعت، معصیت، فرائض واحکام، وعدہ اور وعید وغیرہ میں اپنے نام کے ساتھ حبیب پاک کا نام یا منصب بھی متصل ذکر کیا۔

۱۴) حضور ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کی قسم کھائی

(لعمرك انهم لفی سكرتهم يعمهون)

۱۵) آپ کے زمانہ کی قسم کھائی

(لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۱۶) دوسرے تمام انبیاء کو ان کے ناموں کیساتھ پکارا مگر اپنے محبوب کو آپ کے صفات جمیلہ سے یاد فرمایا۔

۱۷) اللہ نے آپ کو افضل سے افضل چیز بغیر مانگے اچھی سے اچھی چیز دیا۔ جو کسی نبی کو نہ دیا، جہت میں کعبہ، عبادت میں جہاد، مقامات میں مقام محمود، ناموں میں نامِ محمد، دنوں میں جمعہ، راتوں میں شبِ قدر، مہینوں میں رمضان کا مہینہ وغیرہ شامل ہے۔

سرور کہوں کہ مالک ومولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کردیا
خالق کا بندہ، خلق کا آقا کہوں تجھے

ابو الفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

☆☆☆

...... تمت بالخیر ......

آخری بات

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر قارئین کی بزم میں سالانہ ۱۲؍ روزہ جشن میلادالنبی ﷺ کے پرمسرت موقع پر ایک مبارک کتاب بنام **"الاربعین فی مناقب سید الاولین والآخرین ﷺ"** لے کر حاضر ہورہا ہے۔ جس کو اسسٹنٹ ڈائرکٹر حافظ وقاری سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس صاحب (فاضل جامعہ نظامیہ، ایم۔اے، ایم فل وپی ایچ ڈی اسکالر جامعہ عثمانیہ) پہلی مرتبہ **۲۰۰۸ء** میں یہ مبارک کتاب، جانِ جاناں، محبوبِ رب العالمین، مقصودِ کائنات، سرورِ ہر دوسرا، باعثِ تخلیقِ کائنات، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین حضرت احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے فضائل ومناقب وخصائص کبری پر مشتمل چالیس منتخب احادیث کا مجموعہ تخریج وتشریح وارد و کے ساتھ ترتیب دیا گیا تھا، چونکہ اس کتاب کی مقبولیت کے باعث اس کے تمام نسخے ختم ہو چکے ہیں اوراس قارئین کی ایک کثیر تعداد اس کی طالب ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اسی خاطر ابوالفداء سنٹر اس کی کتاب کی اشاعتِ ثانیہ اور اردو کے ساتھ احادیثِ شریفہ کے انگریزی ترجمہ کے اضافہ کے ساتھ لیکر ایک بار حاضر ہوا ہے۔ امید کہ قارئین کو یہ کوشش پسند آئے گی۔

فاضل مصنف کی اس سے بیشتر کئی کتب جو ترتیب دی گئی ہیں خاص و عام میں مقبول ومعروف رہیں، اللہ عزوجل سے دعاء ہے کہ حضور رانو ﷺ کے تصدق میں مولف کو اس کا اجرِ عظیم عطا فرما۔ آمین بجاہ طہٰ ویسین۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مصطفیٰ شریف ☆ سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر